Yeh sham se udas loog

by kcs

www.paksociety.com

ناولٹ

مریم سمیہ

یہ شام سے اُداس لوگ

''میں کشف کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوں۔ مگر..... میرا دل کہتا ہے..... کہ تم..... وہاب کے ساتھ رہ کر بھی اُس کی نہیں ہو۔ تمہاری اُداسیوں نے میرا چین لوٹ لیا ہے۔'' وہ جذباتی ہو رہا تھا۔ ''آپ مجھ سے اس قسم کی باتیں.....

کھانے کی میز پر کشف نے رابیل کے آنے کا بتایا۔ اور ساتھ ہی گہری نظروں سے مجھے دیکھا۔ منہ میں جاتا ہوا نوالہ روک لیا تھا میں نے..... پھر ایک نظر اُسے دیکھا اور سر ہلا دیا۔

''کب آ رہی ہے؟'' میں مانتا ہوں کہ اپنی مسز سے یہ سوال پوچھنے کا حق نہیں تھا۔ میرا ہر نارمل سوال بھی رابیل کے معاملے میں مجھے آکورڈ فیل کرواہی دیتا ہے۔

''اسی مہینے..... انیس کی رات کو.....'' وہ میرا چہرہ پڑھ چکی تھی۔ ایک پارٹ بیٹ جو مس ہوئی تھی کشف نے محسوس کر لی تھی شاید..... میں ایک بار پھر سر ہلا کر کھانا کھانے کی کوششیں کرنے لگا۔ مگر ایک دو نوالے لے کر ہاتھ کھینچ لیا۔

''میں آرام کرنے جا رہا ہوں۔ بہت تھک گیا ہوں۔'' کرسی دھکیل کر اٹھا تو وہ عجیب ہی نظروں سے مجھے دیکھنے لگی۔ یا پھر مجھے ہی اُس کا ہر انداز کچھ جتانے یا بتانے والا لگ رہا تھا۔

میں اپنے کمرے میں آ گیا..... اے سی آن کیا شرٹ اُتار کر ایک طرف پھینکی اور بستر پر بیٹھ گیا۔ ایک اس جملے کے لیے میں نے کتنا انتظار کیا تھا۔

''رابیل آ رہی ہے..... رابیل آ رہی ہے۔''

وہ سات سال بعد واپس آ رہی ہے۔ وہ ناراض ہو گئی تھی۔ اپنے آپ سے، مجھ سے..... اس پوری دنیا سے..... کتنا رُلایا تھا اُسے..... کانٹے تھے کہ دل کو گھائل کرنے لگے، وہ بے تاب ہو کر اٹھا۔

اِس نے بھی تو خود کو بہت سمیٹا تھا۔ بہت مضبوط کرنے کی کوشش کی تھی۔ وقت کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔ کشف اُس کی زندگی کی ساتھی بن گئی۔ تو یہ بھی مان لیا .....

کمرے کا دروازہ کھلا اور کشف اندر داخل ہوئی۔ میں اپنے حواسوں میں واپس آیا اور چونک کر اُسے دیکھا۔

''کیا ہوا..... ؟ آپ ابھی تک لیٹے نہیں؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

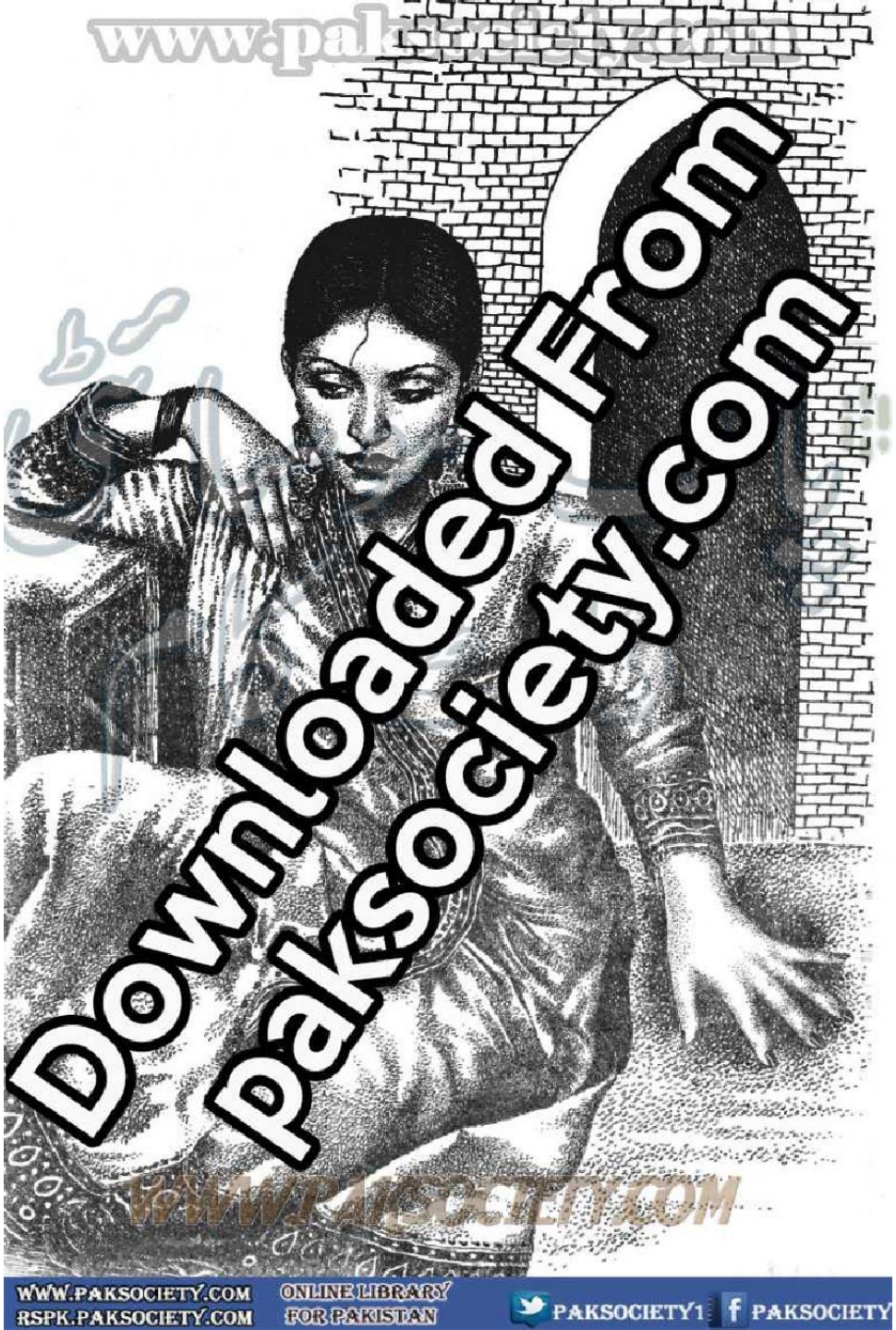
Downloaded From
paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''ہوں..... ہاں..... بس..... لیٹنے ہی والا تھا۔ بچے سوگئے۔ میں ابھی کمرے میں آرہا تھا۔ تو اُن کے کمرے کا ٹی وی چل رہا تھا۔'' میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''ہاں..... وہ تو کب کے سو چکے..... ابا جان ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ مگر اب وہ بھی سوگئے۔'' کشف نے مبل کھول کر میری ٹانگوں پر ڈال دیا۔ میں بھی نیم دراز ہوگیا۔ وہ الماری سے اپنا نائٹ سوٹ نکالنے لگی۔

''کشف..... چینج کرنے سے پہلے کوئی ٹیبلیٹ دے دو..... سر درد کر رہا ہے۔'' کشف نے مڑ کر مجھے دیکھا۔

''ابھی تو..... اچھا میں دیتی ہوں، ویسے میرے پاس سلیپنگ پل بھی رکھی ہے۔ اگر کہیں تو لادوں۔'' پتہ نہیں طنز تھا یا اُس نے کچھ جتانے کی کوشش کی تھی۔ میں جواب بھی نہیں دے سکا۔ وہ دراز میں سے ٹیبلیٹ نکالنے لگی۔ اور پھر مجھے لاکر تھمادی۔

''تھینک یو۔'' پانی کا گلاس لیتے ہوئے میں نے کہا اور دوائی کھالی۔ وہ گلاس وہیں میرے پاس رکھ کر بیٹھ گئی۔ چند ثانیے میری آنکھوں میں جھانکتی رہی پھر میرا ہاتھ تھام لیا۔

''میں جانتی ہوں آپ رابیل کو کبھی نہیں بھولے، لیکن پلیز..... جو آگ بجھ چکی ہے اُسے ہوا مت دیں۔'' کشف کے منہ سے یہ بات سن کر میں بولنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ مجھے یقیناً ایسے ری ایکٹ کرنا نہیں چاہیے تھا۔

''تت..... تم..... جانے کیا سمجھ رہی ہو..... میں واقعی بہت تھکا ہوا ہوں۔'' میں نے بچنے کی کوشش کی۔

''ہاں..... مگر اچانک..... یہ تھکن بہت بڑھ گئی ہے۔'' وہ اپنے دونوں ہاتھوں میں میرا ہاتھ لیے ہولے ہولے دبا رہی تھی۔

''میں آپ کو سمجھتی ہوں..... ہوسکتا ہے کوئی اور..... آپ کو اتنا نا سمجھ سکے۔ پلیز کمپوز یور سیلف۔'' میں نے محسوس کیا تھا کہ کشف کے لہجے میں کہیں نمی سی تھی۔ جسے وہ دبانے کی کوششیں کر رہی تھی۔

''آئی ایم سوری۔'' میں نے ہار مان لی۔ وہ صرف مجھے دیکھتی رہی۔ اُس کے ہونٹوں کی کپکپاہٹ بتا رہی تھی کہ اُس کے پاس اِسے کہنے کو بہت کچھ ہے۔ مگر میری 'تھکن' نے اسے سمجھا دیا تھا کہ ابھی میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔

☆.....☆.....☆

''ارے..... میرے شہزادے..... آج کیسے راستہ بھول گئے۔'' دروازہ کھولتے ہی جب اکلوتے شہزادے بھائی کی شکل دیکھنے کو ملی تو رانیہ تو خوشی سے دیوانی ہی ہوگئی۔

''تم سے کافی عرصے سے نہیں ملا۔ دل چاہا تو آگیا۔'' اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے تحائف اُسے پکڑائے۔

''اِن سب کی کیا ضرورت تھی۔''

''تمہیں نا سہی..... میری گڑیا کے لیے لایا ہوں ہے، کہاں وہ۔''

''سو رہی ہے..... طبیعت نہیں ٹھیک۔'' وہ اِسے سیٹنگ روم میں لے آئی،

''اوہ..... اچھا سیٹ کرلیا ہے تم نے فلیٹ۔'' اس نے پورے کمرے کا جائزہ لیا۔

''تھینک یو..... آپ بیٹھو نا۔ بھابی کیسی ہیں، بچے..... اور ابا جان۔'' اس نے شہزاد کے پاس بیٹھتے ہوئے سب کا پوچھا۔

''سب ٹھیک ہیں..... میں نے کشف سے

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

یہاں آنے کا ذکر نہیں کیا۔ ورنہ وہ بھی آ جاتی۔'' شہزاد نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''خیر ہے نا..... کچھ اُداس سے لگ رہے ہو۔'' رانیہ نے بھائی کا چہرہ دیکھا۔

''ہاں.....''

''کیا ہاں؟ اُداس ہو؟'' اُس نے فکرمندی سے پوچھا۔

''اُداس نہیں ہوں اپنے ہی ہاتھوں پریشان ہو گیا ہوں۔'' وہ مضطرب سا ہو کر بولا۔

''کیا ہوا..... کچھ بتائیں تو سہی.....'' رانیہ پریشان ہونے لگی۔

''رانیہ..... رابیل آ رہی ہے'' رانیہ بھی ایک دم ساکت ہو گئی۔

''آپ کو کس نے بتایا؟ کیا بات ہوئی آپ کی؟''

''نہیں..... مجھے تو رات کشف سے پتہ چلا۔ خالہ جان کا فون آیا تھا۔ وہاں تو گھر میں کام چل رہا ہے۔ تو شاید..... ہمارے ہاں رُکے۔''

''آئی سی.....'' رانیہ بھی پریشان ہو گئی۔

''بھابی کے کیا تاثرات ہیں۔''

''میں..... میں ہی خود کو کنٹرول نہیں کر سکا۔ اور اگر وہ میرے سامنے آ جائے گی۔ تو میری پچھلے سالوں کی سب کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔ میں نے جو گھر بنانے کی کوشش کی ہے وہ سب کچھ ڈسٹرب ہو جائے گا۔ اور تم جانتی ہو نا..... کشف میرے دل کی بات کا ہونٹوں تک آنے کا انتظار نہیں کرتی۔ وہ خود پڑھ لیتی ہے۔ میری آنکھیں۔'' وہ بہت زیادہ مضطرب تھا۔

''آپ پریشان مت ہوں۔ سات سال میں بہت کچھ بدل چکا ہے۔ ایمان اور علی ہیں آپ کے پاس..... اتنی محبت کرنے والی بیوی ہے۔ جو آپ کو سنتی نہیں..... پڑھتی ہے۔'' وہ کہہ کر مسکرائی۔

''پر میں بہت کمزور ہوں..... میرا دل آج بھی خالی نہیں ہے۔ مگر اُس میں.....'' وہ کچھ کہتے کہتے رُک گیا۔

''آپ یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ..... کہ رابیل بھی شادی شدہ ہے۔ ایک بیٹے کی ماں ہے۔'' اس کی بات میں بظاہر وزن تھا۔ مگر یہی سن کر شہزاد کا دل کٹ رہا تھا۔

''رانی..... میں..... میں نہیں چاہتا کہ..... رابیل میرے سامنے آئے۔''

''تو میں فون کر کے خالہ کو منع کر دیتی ہوں۔''

''ہاں..... اگر یہی میں کشف سے کرنے کو کہتا تو شاید اُسے اچھا نا لگتا..... تم خالہ سے کوئی بہانہ کر کے منع کر دو۔'' شہزاد نے اُسے کہا۔

''وہ تو میں کروں گی..... لیکن بھائی..... آپ پلیز..... خود کو اتنا کمزور مت کریں۔ اِس سے آپ کے ساتھ ساتھ..... رابیل کی زندگی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ کشف بھابی آپ کو انڈرسٹینڈ کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے رابیل کا شوہر اُسے نہ سمجھ پائے۔'' رانیہ نے اُسے سمجھایا۔

''رانیہ..... میں نے بس ایک بار محبت کی ہے۔ اور اتنی محبت کی ہے کہ اُسے یہ سات سال اور اِن میں ہونے والی تبدیلیاں بھی مٹا نہیں پائیں۔'' وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

''میں نے اُسے بھلانے کی بہت کوشش کی ہے۔ پر..... میں ناکام ہو چکا ہوں۔ وہ میرے سامنے نہیں تھی تو بس ایک دکھ تھا..... اور اب وہ میرے سامنے آ جائے گی تو کئی دکھ کھل جائیں گے۔'' وہ جذبات کے اظہار میں کبھی بھی کنجوس نہیں تھا۔ پر اپنے خیالات کی سچائی کو چھپانا خود

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

اُس کے لیے بھی ناممکن تھا۔

''کیا..... ایمان..... علی، کشف، اِس سچائی کو تسلیم نہیں کرتے آپ؟'' رانیہ نے پوچھا۔

''میں رابیل کی سچائی کو نہیں جھٹلا سکتا..... نہیں بھلا سکتا..... وہ میری سانسوں کے ساتھ چلتی ہے رانی.....'' اُس کی بے بسی عروج پر تھی۔

''پھر بھی بھائی..... اِٹس ناٹ فیئر۔ آپ کو جذبات کی دنیا سے نکلنا ہوگا۔ رئیلیٹی کچھ اور ہے۔'' اس نے سمجھایا۔

''ہاں..... رئیلیٹی کچھ اور ہے۔'' وہ زیرلب بولا۔ اتنے میں گڑیا کے رونے کی آواز آئی تو رانیہ اُٹھ کر اسے لینے چلی گئی۔ وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر بیٹھ گیا۔

ہم تیری محبت کے جگنوؤں کی آمد پر
تتلیوں کے رنگوں سے راستے سجائیں گے
تجھ کو کیا خبر جاناں! ہم اُداس لوگوں پر
شام کے سبھی منظر انگلیاں اٹھائیں گے

اِس کے سامنے رکھی چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ اِس کی نظریں بار بار کبھی وال کلاک اور کبھی اپنی ریسٹ واچ پر دیکھتیں۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے اضطراب میں اضافہ ہو رہا تھا۔ چند لمحوں پہلے خالہ جان کا فون آیا تھا۔ وہ اِسے رابیل کو ایئرپورٹ سے لانے کا کہہ رہی تھیں رابیل کی فلائٹ ہی صبح تین بجے کی تھی۔ اور اُس وقت اکیلے خالو جان کا جانا..... اور پھر باسط ابھی چھوٹا تھا۔ تو یہ ذمہ داری اُسی کو سونپی گئی۔ اس نے چاہا کوئی بہانہ بنائے، مگر وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکا۔ کشف کا اُس کے ساتھ چلے جانا ممکن نہیں تھا کیونکہ علی کی طبیعت خراب تھی اور وہ اُسی کے ساتھ چمٹا بیٹھا تھا۔

وہ دوپہر کو گھر آیا تو کشف اوپر کمرہ صاف کروا رہی تھی۔

''رانی نے منع کر دیا تھا خالہ کو..... پھر کیوں آ رہی ہے وہ یہاں۔'' شہزاد بگڑ گیا۔ ایک تو خود اپنی حالت اُس کے کنٹرول سے باہر تھی کچھ ایسے ناقابل بیان خدشات تھے۔ جن سے وہ اکیلے ہی جنگ لڑ رہا تھا اور اوپر سے خالہ کا اِس پر، اِس قدر انحصار اِسے پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔

سب کو سب کچھ نارمل کیوں لگ رہا ہے؟'' اُس کی سمجھ سے باہر تھا اور ہر ایک کی ہر ایک بات وہ کیوں سہل نہیں کر پا رہا تھا؟ یہ بھی ایک سوالیہ نشان تھا۔

''شہزاد اُس کے بیٹے کو ڈسٹ الرجی ہے اب اچانک ہی اُسے آنا پڑا۔ تو اگر وہ ایک آدھ ہفتہ ہمارے ہاں رُک جائے گی تو کیا مضائقہ ہے۔'' کشف نے اُسے رسانیت سے کہا۔

''فرق پڑتا ہے، آخر خالہ سمجھتی کیوں نہیں۔'' وہ اُلجھ گیا۔ کشف چند سیکنڈ اُسے دیکھتی رہی۔ پھر ہمیشہ کی طرح اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

''کیوں شہزاد..... کیوں، کیا میری محبت میں کوئی جھول رہا، کیوں بھروسا نہیں ہے آپ کو مجھ پر خود پر، ہماری اولاد پر۔'' کشف کی آنکھوں میں دکھ تھا۔ شہزاد نے آنکھیں بند کر لیں۔

''دس سال منگنی رہی ہے میری اُس کے ساتھ، محبت کی ہے میں نے اُس سے۔ اتنی..... کہ تم اندازہ نہیں کر سکتی ہو۔ جب وہ میرے پاس تھی تب بھی، جب وہ چلی گئی تب بھی۔ شاید میں تمہیں کبھی بتا نا سکوں کہ وہ مجھے کیا سونپ گئی اور میرا کیا لے گئی۔'' یہ سب کچھ شہزاد صرف سوچ سکا تھا کہہ نہیں سکا تھا اُسے خود پر غصہ آیا۔

''بات یہ نہیں ہے کشف، بس میں..... میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

زندگی میں دوبارہ اُس کا سامنا نہیں چاہتا۔'' وہ بڑی مشکل سے بول پایا۔

''کیوں..... جبکہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ وہ بھی تو آ رہی ہے آپ کا سامنا کرنے۔ آپ اپنے دل کو سمجھائیں۔ اِن سات سالوں میں سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ وہ اپنی زندگی میں خوش ہے۔'' کشف نے اُسے سمجھایا۔

''خوش تو میں بھی تھا۔'' وہ زیرِلب بولا۔

''اگر خوش ہیں..... تو خوش نظر آئیں، پلیز شہزاد۔'' اس کے لہجے میں کوئی طلب تھی مگر شہزاد تو اِس وقت بے بسی کی انتہاؤں پر تھا۔

☆.....☆.....☆

''یہ کیفیت بہت ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ جب آپ کے پاس نہ خوشی کا احساس نہ دُکھ تھا..... حیرت کی کوئی شکل نہ ہو۔ آپ یہ نا جانتے ہوں کہ آپ اِس وقت کس احساس سے گزر رہے ہیں اور ایسی ہی ایک کیفیت شہزاد کی تھی۔ جب اس نے رابیل کو دیکھا تھا وہی شبنمی چہرہ، وہی رنگ و روپ وہی جان لیوا معصوم حسن، اس نے ہاتھ اُٹھا کر اپنی جانب متوجہ ہونے کا اشارہ کیا تو اپنے بیٹے کا بازو تھام کر وہ اِس کی طرف بڑھ آئی۔ وہ زندگی جو روٹھ چکی تھی۔

''کیسی ہو؟'' اِس کے ہاتھ سے سامان کا بیگ لیتے ہوئے اُس نے پوچھا۔ جواباً وہ اُس کی طرف دیکھنے لگی اور سر ہلا دیا۔ وہ اُسے لے کر باہر آ گیا۔ گاڑی ذرا فاصلے پر تھی۔ پورٹر کے حوالے کر کے اُس نے رابیل کے بیٹے کو گود میں لے لیا۔

''ہاؤ آر یو ینگ مین؟''

''فائن.....'' بچے نے جواب دیا۔

''دیٹس گڈ! واٹس یور گڈ نیم۔'' ایک بار پھر

چوم کر اِس نے اُسے گود سے اُتارا اور ہاتھ پکڑ کر چلنے لگا۔

''آذر.....''

''ہمم..... ویری گڈ نیم.....'' وہ کہہ کر رابیل کی طرف دیکھا۔

''وہاب..... نہیں آیا ساتھ؟'' گاڑی تک پہنچ کر اِس نے فرنٹ ڈور اِس کے لیے کھول دیا ہے اور ساتھ ہی وہاب کے بارے میں پوچھا رابیل نے رُک کر اُسے دیکھا۔ اور پھر نفی میں سر ہلا کر بیک ڈور اپنے لیے کھولا۔ شہزاد کو جھٹکا سا لگا۔ اِسے اب احساس ہوا کہ وہ اِس جنگ میں اکیلا ہی نہیں کھڑا۔

☆.....☆.....☆

خالہ جان پہلے ہی موجود تھیں۔ خالو جان اور باسط بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ اِسے لاؤنج میں ہی چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کشف صرف اِسے جاتا دیکھ سکی تھی۔ ملنے ملانے کا سلسلہ جاری تھا اور ساتھ ہی خالہ جان کا رونا دھونا۔

''کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی سفر میں۔'' شہزاد کے ابا باقر آغا نے پوچھا۔

''نہیں..... انکل.....'' اس نے آہستگی سے جواب دیا۔

''ثریا بہن..... اب رابی کو آرام کرنے دو۔ لمبا سفر طے کر کے آئی ہے، اور آذر میاں بھی تھکن سے نڈھال ہو رہے ہیں۔'' باقر آغا نے کہا۔

تو خالہ نے آذر کا چہرہ اپنی طرف کر کے ایک بار پھر چوما اور کشف سے مخاطب ہوئیں۔

''انہیں کمرہ دکھاؤ۔''

''آؤ رابیل.....'' کشف کھڑی ہو گئی۔ تو رابیل اُس کے پیچھے چل دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کشف کمرے میں آئی تو شہزاد بستر پر لیٹ چکا تھا۔

''آپ سو گئے؟'' اس نے نائٹ بلب آن کر دیا۔ تو شہزاد نے ڈسٹرب ہو کر اپنا بازو آنکھوں پر رکھ لیا۔

''سونے دو یار..... صبح آفس بھی جانا ہے.....'' اُس نے کہا۔ تو کشف اسے نیم روشنی میں دیکھ کر رہ گئی۔

''میں چینج کر لوں۔'' وہ کہہ کر وارڈ روب سے کپڑے نکالنے لگی۔ شہزاد نے کروٹ بدل لی۔ پر جو کچھ کشف کو کھٹک رہا تھا وہ یوں اس سے پہلو نہیں بدل سکتی تھی۔

صبح شہزاد ناشتہ کیے بنا ہی آفس چلا گیا۔ خالہ وغیرہ بھی ابھی سو رہے تھے۔ وہ اپنے اور ابا کے لیے چائے بنانے لگی۔ تبھی رابیل کچن میں آ گئی۔

''آؤ..... رابیل..... ناشتہ کرو گی؟'' اس نے خوش دلی سے پوچھا۔

''نہیں..... مجھے کوفی چاہیے۔ کیا میں بنا سکتی ہوں؟'' رابیل نے دروازے پر ہی کھڑے پوچھا۔

''میں خود بنا دیتی ہوں..... تم بیٹھو.....''

''اِٹس او کے..... میں بنا لوں گی مجھے خود سے اپنا کام کرنے کی عادت ہے پلیز مجھے صرف بتا دو..... کوفی کا سامان.....'' رابیل نے اُسے منع کر دیا تو کشف شرمندہ سی ضرور ہوئی۔

''آں..... ہاں..... میں دیتی ہوں۔'' وہ کیبنیٹ سے کوفی، کوفی سیٹ نکال کر شیلف پر رکھنے لگی۔

''آ ڈر سو رہا ہے؟'' اُس نے پوچھا۔

''ہوں..... بہت تھک گیا ہے وہ۔'' وہ اپنے لیے کوفی بنانے لگی۔

''کچھ کچھ لوگی.....؟'' کشف نے پوچھا۔

''نو تھینکس.....!'' کشف کو اُس کا انداز بہت روکھا پھیکا سا لگا۔ اِس نے اپنے اور ابا کے لیے چائے کپ میں ڈالی اور کچن سے نکل گئی۔

وہ چائے باقر آغا کے کمرے میں ہی لے آئی۔ ایمان تو اسکول جا چکی تھی جبکہ علی سو رہا تھا۔

''ابا..... چائے.....'' وہ چائے کا کپ انہیں تھما کر خود بھی پاس ہی بیٹھ گئی۔

''شہزاد چلا گیا؟'' باقر آغا نے پوچھا۔

''جی ابا..... کچھ لیٹ ہو گئے تھے..... ناشتا بھی نہیں کیا۔'' وہ کہہ کر چائے کا سپ بھرنے لگی۔ اِس کی نگاہیں کسی نقطے پر مرکوز اور دماغ میں سوچوں کی آندھی چل رہی تھی۔

''ابا..... کتنے دن رُکنا پڑے گا خالہ اور رابیل کو یہاں پر؟'' کشف کو خود نہیں پتا چلا کہ اِس کی سوچ کب سوال بن کر ہونٹوں پر آ گئی۔ ابا نے اُلجھ کر اُسے دیکھا۔

''کیوں..... کیا ہوا؟ ابھی تو انہیں آئے چند گھنٹے ہوئے..... کیا رابیل کی طرف سے.....؟'' انہوں نے اُس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''ابھی رابیل کچن میں آئی تھی..... مجھے اُس کا رویہ بہت عجیب لگا..... اور شہزاد بھی..... انہیں شاید رابیل کا یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں لگا۔ تو میں سوچ رہی تھی کہ اگر ایسا ہی رہا تو گھر کا ماحول بہت عجیب ہو جائے گا۔'' کشف نے صاف بتا دیا۔

کچھ دیر ابا جان کچھ نہیں بولے۔

''کیا تمہیں..... کوئی پریشانی محسوس ہو رہی ہے؟'' وہ بات نہیں اور لے جا رہے تھے۔

''نہیں ابا..... ایسی بات نہیں ہے۔ پر میں اِس سچویشن کو سمجھ نہیں پا رہی..... رابیل کا اکھڑا

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لہجہ..... اور شہزاد کی اُلجھنیں مجھے پریشانی میں مبتلا کررہی ہیں۔ سب کچھ جانتے بوجھتے اور سمجھنے کے باوجود..... مجھے اپنا آپ ایک دم سے آکورڈ لگنے لگا ہے۔ وہ کئی بار ناشتے کے بغیر گئے ہیں..... مگر آج..... آج کچھ اور تھا..... جو میں سمجھ نہیں پارہی۔'' کشف نے کہا۔ ابا دھیرے سے مسکرادیے۔

'' تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں..... اتنے سالوں بعد اُن کا آمنا سامنا ہوا ہے..... اور شاید اِسی لیے ڈسٹرب ہیں۔ ایک ہفتے کی تو بات ہے۔ پھر وہ لوگ بھی چلے جائیں گے۔'' باقر آغا نے سمجھایا۔ تو وہ ایک آہ بھر کر چائے کا گھونٹ بھرنے لگی۔

☆.....☆.....☆

رانیہ کا آفس میں اِسے فون آیا تھا۔ وہ اِس سے موجودہ صورتحال کا پوچھ رہی تھی اور شہزاد ہمیشہ کی طرح بہن کے سامنے سچ چھپانے میں ناکام رہا تھا۔

'' اس کے چہرے پر اک گہری اُداسی ٹھہر گئی ہے رانی۔ وہ ایک بار بھی نہیں مسکرائی۔ یہ وہ الفاظ تھے جو خود بخود اُس کے ہونٹوں سے ادا ہوگئے۔

'' تم اُسے دیکھو، اُس کی آنکھیں جیسے منجمد ہوچکی ہیں۔ اُن میں کوئی خوشی، کوئی جذبہ نہیں ہے۔'' وہ بہت اضطرابی کیفیت سے دوچار تھا۔

'' اُس نے آپ سے کوئی بات کی۔'' رانیہ نے پوچھا تھا۔

'' نہیں..... لیکن میں بہت ڈسٹرب ہوگیا ہوں۔ خود کو ہینڈل نہیں کرپارہا ہوں۔''

'' بھائی پلیز..... اس طرح سب کچھ آپ سیٹ ہوجائے گا۔ کشف آپ کی بیوی اور..... بچوں کی ماں بھی ہے۔ اُس کی نظروں میں زیادہ دن آپ کا اضطراب چھپ نہیں پائے گا۔'' رانیہ نے سمجھایا۔

'' جانتا ہوں..... لیکن مجھے لگتا ہے میرے ضبط کے سب بندھن ٹوٹ گئے ہیں۔'' وہ شکستگی سے بولا۔ دوسری طرف چند ثانیے خاموشی رہی۔

'' میں آپ سے ریکوئسٹ کرتی ہوں بھائی..... یُو آر میچور ناؤ..... دل سے نہیں، دماغ سے کام لیں..... ورنہ..... اِس طرح رابیل کا بسا بسایا گھر..... خطرے میں پڑسکتا ہے۔'' رانیہ جس حد تک فون پر اُسے سمجھا سکتی تھی اُس نے سمجھایا اور پھر رات گھر آنے کا کہہ کر فون بند کردیا۔

اِن سارے معاملات میں رانیہ ہمیشہ اُس کے بہت اہم رہی تھی۔

محبت..... اور پھر دس سال منگنی، ایک بہت لمبا عرصہ ہوتا ہے، اُن دونوں کا نام تو تپ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا جب وہ محبت کے جذبے سے ناآشنا تھے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بچپن کی محبت کبھی ساتھ نہیں چھوڑتی، وہ بچھڑ بھی جائے تب بھی کہیں نا کہیں آپ کے اندر بسی رہتی ہے، چھپی رہتی ہے۔ دبی راکھ کی طرح سلگتی رہتی ہے۔ اُسے ہوا کی نہیں دید کی طلب ہوتی ہے۔ یہ عمر، حالات، وقت کی محتاج نہیں ہوتی۔ یہ رشتوں کے چکر میں نہیں ہوتی۔ یہ تعلقات کو نہیں سمجھتی۔ اِس کے مقابل تاعمر بس ایک چہرہ جلتا ہے جسے وہ جانتی ہے، مانتی ہے، اور کب انسان کے اندر کی یہ محبت..... ابھر آئے..... اِسے احساس ہی نہیں ہوتا۔

دستک شروع ہوچکی تھی وقت کی سوئیاں بس ایک ہی نقطے پر آکر رُک گئی تھیں۔ وہ دروازہ بند کیے کھڑا تھا۔ مگر دستک ناقابل برداشت تھی، نہ فرار تھی نہ راستہ.....

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اب تو اِس راہ سے وہ شخص گزرتا ہی نہیں
اب کس امید پہ دروازے سے جھانکے کوئی
کوئی آہٹ، کوئی آواز، کوئی چاپ نہیں
دل کی گلیاں بڑی سنسان ہیں، آئے کوئی

☆.....☆.....☆

''یہ..... رابیل کے ساتھ مجھے لگتا ہے کوئی مسئلہ ہے۔'' وہ فریش ہوکر بستر پر آ کر بیٹھا..... تو اِس کے کپڑے ہینگ کرتے ہوئے کشف نے کہا۔ اس نے چونک کر اُسے دیکھا۔

''کیوں..... تم سے کچھ کہا اُس نے؟''

''نہیں..... وہ تو بات ہی نہیں کرتی..... زیادہ اپنے کمرے میں ہی رہی..... اور اپنے..... آذر کو بھی ساتھ ہی رکھا۔ خالہ جان اور ایا نے بھی بلایا۔ مگر.....'' وہ تھوڑی دیر رُکی اور پھر کمرے میں چلی گئی۔ کشف نے بتایا۔

''اور..... کھانا وغیرہ.....؟'' سائیڈ ٹیبل سے کتاب اٹھاتے ہوئے وہ نارمل نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''شام کو اسٹیکس لیے چائے کے ساتھ، رات کا کھانا بھی سکپ.....'' کشف نے مزید بتایا، اور پھر جواب طلب نظروں سے شہزاد کو دیکھنے لگی۔

''تم..... نے بات کی ہوتی۔''

''میں کیا بات کروں..... وہ بہت ریزرو رہتی ہے۔'' کشف نے جواب دیا۔

''ہمم.....'' اُس نے ایک گہری سانس لی اور بستر پر نیم دراز ہوکر کتاب کھول لی۔

''ایک اور بات بھی نوٹ کی میں نے.....'' وہ اِس کے برابر آ کر بیٹھ گئی۔

''وہاب کے بارے میں کچھ شکوک ہو رہے ہیں مجھے..... کہیں کوئی جھگڑا تو نہیں ہوگیا؟ صبح سے کوئی ذکر ہی نہیں، کوئی فون کال، کچھ بھی نہیں۔'' کشف نے کہا تو اِس دل اِس خوف سے دہل اٹھا۔ پھر اِس کی آنکھوں کی اُداسی، اور چہرے کی بے رونقی یاد آئی تو وہ بے تاب ہوگیا۔ اِس نے کتاب بند کردی۔

''لائٹ آف کردو۔'' وہ سیدھا ہوکر لیٹ گیا۔

''شہزاد..... آپ ایک بار..... اگر اُس سے بات کرتے۔'' کشف نے کہا تو شہزاد اُس کی طرف دیکھا۔

''رانی کو آنا تھا آج..... پر نہیں آسکی، وہ کل آئے گی..... تو بات کرے گی..... مگر تمہاری طرف سے کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے..... ایک ہفتے کی بات ہے..... پھر وہ..... چلی جائے گی۔'' شہزاد نے جواب دیا۔ تو وہ چپ ہوگئی۔ شہزاد نے اِس کی طرف سے کروٹ لے لی۔

''کیا اُس کی اُداسی کی وجہ یہی ہے؟ کیا واقعی وہاب کے ساتھ کوئی جھگڑا، نہیں خدایا..... ایسا کچھ نا ہو..... میری وجہ سے اُس نے پہلے ہی بہت دکھ اٹھائے ہیں۔'' اِس نے دہل کر دعا مانگی۔ اور پھر ماضی کی بھول بھلیوں میں جانے کب اُس کی آنکھ لگ گئی۔

☆.....☆.....☆

صبح وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا جب اِس نے کمرے کی کھڑکی سے باہر ٹیرس پر رابیل کو ٹہلتے دیکھا۔

''جلدی اٹھ جانا..... اور واک کرنا تو اس کی شروع سے ہی عادت تھی اور وقت کے ساتھ یہ عادت بدلی نہیں تھی۔ وہ کچھ سوچ کر مسکرایا۔ اور پھر جلدی سے ٹائی گلے میں لٹکاتا ہوا کمرے سے باہر کی طرف بڑھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''ابھی تو بہت ٹائم ہے۔ ناشتہ تو کرتے جایئے۔''

''آفس میں کرلوں گا۔'' وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔

رابیل اِس کو قریب آتے دیکھ کر رُک گئی۔

''السلام علیکم..... صبح بخیر۔'' وہ اس کے پاس رُکا۔

''وعلیکم السلام.....!'' اُس نے سرد مہری سے جواب دیا۔

''تم..... ابھی تک اپنی جلدی اٹھنے کی عادت پر قائم ہو.....؟'' شہزاد نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''جو عادتیں..... پڑ جائیں وہ کبھی نہیں جاتیں۔ اِس کے ذومعنی جواب پر وہ سنبھل کر اُسے دیکھا۔

''تمہیں..... یہاں کوئی پرابلم تو نہیں..... میرا مطلب ہے کہ..... کشف بتا رہی تھی کہ..... تم نے کھانا بھی نہیں کھایا..... اور سارا وقت.....''

''آپ..... اپنی مسز کے کہنے پر میرے لیے فکرمند نہ ہوں..... میں اتنی کمزور نہیں رہی کہ ایک وقت کا کھانا نہیں کھاؤں تو.....'' رابیل نے اُس کی بات کاٹی تو اس کے الٹا بولنے سے پہلے شہزاد نے ہاتھ اُٹھا کر اسے چپ رہنے کا اشارہ دیا۔

''میں جانتا ہوں تم کمزور نہیں ہو..... لیکن پلیز کھانا کھالینا..... مجھے سن کر اچھا نہیں لگا.....'' شہزاد نے کہا جواباً وہ اُسے دیکھنے لگی۔ شہزاد اُس کے دیکھنے پر گڑبڑایا۔

''اوکے..... میں چلتا ہوں..... تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو پلیز ود آؤٹ ہیزیٹیشن کہہ دینا۔'' وہ کہہ کر ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر آگے بڑھ گیا، رابیل مڑ کر اِسے جاتا دیکھتی رہی۔

''یار تم کھانا کیوں نہیں کھاتی وقت پر۔'' ایک بھولی بسری یاد کا دروازہ کھلا۔ جب بھوک لگے تب ہی کھانا چاہیے۔'' وہ اِسے ستانے کے لیے کہتی۔

''جی نہیں..... تمہیں بھوک نہ ہو..... تب بھی کھانا چاہیے۔ اٹس این آرڈر۔'' وہ محکم سے کہا۔ وہ کھل کھلا کر ہنس دی۔

''موٹی ہو جاؤں گی..... شادی پر..... اتنی موٹی دلہن..... لوگ ہنسیں گے.....''

''بکومت.....'' شہزاد نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

''دلہن تو میری ہے..... جیسی بھی ہے، صرف میری ہے۔ لوگ جائیں بھاڑ میں۔'' وہ آہستگی سے کہتے ہوئے اُس کے قریب ہوا۔ اور اتنا قریب کہ اِس کی سانسوں کی گرمی رابیل کے گال دہک گئے۔

''شہزاد.....'' وہ مچل کر پیچھے ہٹنا چاہتی تھی۔ شہزاد نے اِس کے ہاتھ پر گرفت ڈھیلی کر دی۔ اور پھر ہاتھ پکڑے ہی اسے پیچھے دھکیلا.....

''یہ لاسٹ وارننگ ہے، اگر وقت پر کھانا نہیں کھاؤ گی تو..... تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اُچھل پچھل دھڑکنوں کو قابو کرتی رہی۔ شہزاد نے اُس کا ہاتھ چھوڑا، تو وہ بھاگ گئی۔

اُس کا پائل کا شور اس قدر بڑھا کہ وہ ایک دم ہڑبڑا کر اپنے پاؤں دیکھنے لگی۔ اُس کا ہاتھ بے اختیار اپنی کلائی کو چھوا..... یاد کا یہ نشتر..... آر پار ہوا..... اور وہ جیسے اُس لمحے سے گھبرا کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

☆.....☆.....☆

اُسے ٹہلتا دیکھ کر اچانک ہی اُسے خیال آیا کہ وہ اِس سے بات کرلے۔ کشف کو تو منع کر دیا تھا۔ لیکن وہ خود کو روک نہیں سکا تھا۔ اور اُس سے

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بات کرنے کی ایک اور وجہ بھی تھی۔ وہ اُس کی زندگی کے بارے جاننا چاہتا تھا۔ کشف کے اس خدشے نے کہ وہ وہاب کے ساتھ جھگڑا کر آئی ہے اُس کا چین اڑا دیا تھا۔ اُن دونوں کے بیچ بے شک بہت فاصلے پر آ چکے تھے مگر یہ سچ تھا کہ اُسے دیکھ کر، آج بھی اُس کا دل ایک دھڑکن ضرور مس کرتا تھا۔ آفس جانے کے پورا راستہ وہ صرف رابیل کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔ اور یہ ایک حقیقت تھی کہ اِس پورے راستے اِس کو ایک بار بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ''ایمان، علی اور کشف'' اُس کی موجودہ زندگی کی ٹھوس حقیقت ہیں۔ جسے وہ جھٹلا نہیں رہا تھا۔ تو اِسے یاد بھی نہیں رہا۔ سوچوں کے سلسلے بہت ظالم ہوتے ہیں، خاص کر اگر وہ ماضی کی یادوں کے حوالے سے ہوں، اور یادیں بھی ایسی جو کتاب ماضی میں جگنوؤں کی طرح مہکتی ہوں۔

''شہزاد بھائی..... شہزاد بھائی۔'' اور پھر اچانک ہی یہ بات سمجھا دی جائے کہ وہ تیرا بھائی نہیں۔''

''نام مت لیا کر.....'' یہ شہیرہ تو سمجھانی پڑی تھی مگر یہ بتلانے کی ضرورت نہیں پڑی تھی کہ اگر وہ بھائی نہیں ہے تو پھر اور کون سا تعلق ہے؟ کوئی ایسا تعلق..... جس کی سمجھ بوجھ نہیں، مگر یونہی سوچ کر جھجک سی آ جاتی ہے۔ پر یہ جھجک شہزاد کو نہیں آئی تھی۔ وہ بہت اونچی ہواؤں میں تھا۔ اِسے رابیل ایک دم ہی پری سی لگنے لگی تھی۔

معصوم، بھولی بھالی، تعلقات کو نا سمجھ کر بس یونہی کچھ بھی بول دینے والی، شہزاد کا اِس کو ستانا' رُلانا اور پھر منانا..... بہت اچھا لگتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ گئے، اپنے رشتے کو سمجھ گئے۔ تو اِن کی باتیں، شرارتیں، شوخیاں سب بدل گئیں۔ ان کی سوچیں خیالات، ترجیحات سب دل کے تابع ہوگیا۔ روز بروز بڑھتی ہوئی محبت اور دوستی بہت سے فاصلوں کو سمیٹنے لگی۔

کالج، یونیورسٹی ایک ساتھ..... ایک دوسرے کو آنکھیں بند کر کے محسوس کر سکتے تھے ایک دوسرے کو سمجھ سکتے تھے۔ مگر اب کہیں نا کہیں کبھی کوئی اِن پر آواز یا انگلی اٹھا دیتا تھا۔ شہزاد کی انجینئرنگ کے ابھی دو سال باقی تھے۔ رابیل گریجویٹ کر کے فارغ ہوگئی۔ خالو خالہ شادی پر زور دینے لگے۔ بچپن کی طے کردہ اِس منگنی کو نو سال کا عرصہ بیت گیا تھا۔ اب وہ اور انتظار کرنا نہیں چاہتے تھے۔ انتظار تو وہ دونوں خود بھی کر کے خود پر غضب ہی ڈھا رہے تھے۔ مگر شہزاد کی انجینئرنگ مکمل ہونے میں ابھی دو سال باقی تھے۔ اور شہزاد کی اماں بھی ابھی شادی پر راضی نہیں تھیں۔ شہزاد کا اِس قدر رابیل کے لیے دیوانہ پن کسی وقت شہزاد کی ماں کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ وہ اندر ہی اندر ایک روایتی ساس بن کر تلملا سی جاتی تھیں۔ کئی بار خاندان میں اُن کی طرف سے یہ پیغام جاری کیے گئے کہ بچوں کی منگنی بھی سوچ سمجھ کر اور وقت پر ہی کرنی چاہیے۔ کئی بار چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر خالہ کے ساتھ بحث بھی ہوتی دونوں کو بات چیت کرنے پر بھی پابندی لگ گئی۔

مگر یہ تو کم از کم ممکن نہیں تھا۔ خالہ نے اسی لیے رابیل کو گریجویٹ کروا کے گھر بٹھا دیا تھا۔ انہیں خود اپنی بہن سے بہت سے شکایتیں تھیں۔

خالہ کی طرف سے اکثر شادی کرنے کا پریشر آتا تھا۔ مگر شہزاد کی اماں ہر بار سہولت سے منع کر دیتیں، ایک بار پھر ایسا ہی ہوا..... جب وہ انجینئرنگ کے آخری سال میں تھا اور ساتھ ہی ابا

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کے ساتھ اُن کے کام پر توجہ دے رہا تھا۔ شہزاد کی ماں نے ہمیشہ کی طرح ابھی دو سال اور انتظار کرنے کا کہہ دیا۔ خالہ تو بھڑک اٹھیں۔ انہوں نے فون کر کے شہزاد کو خوب سنائیں اور ساتھ ہی منگنی ختم کرنے کی دھمکی بھی دی۔ یہ دھمکی کام کر گئی اور شہزاد اپنی ماں سے اُلجھ بیٹھا۔

''یہ بات میں بتا دوں..... کہ میں زہر کھا کے مر جاؤں گا اگر رابیل سے میری منگنی ختم کی گئی۔'' اور شہزاد کی اس قدر بدتمیزی اس کی ماں سے ہضم نہیں ہوئی، وہ بہن کے گھر جا کر..... بادل نخواستہ اس سے اپنی تلخی کی معافی مانگ آئیں۔ بڑوں کے درمیان روز بروز بڑھنے والی بدمزگی سے ان دونوں کو ہی فکر لاحق ہو رہی تھی۔ اور خاص کر رابیل کو اُسے نا تو اپنی ہونے والی ساس کا رویہ برداشت ہو رہا تھا اور نہ ہی طول پکڑتی منگنی..... شہزاد سے اس نے بے تحاشہ محبت کی تھی۔ اتنی محبت..... کہ آنکھیں بند کرتے اُس پر اعتبار کیا تھا۔ اُس کی ہر بات پر لبیک کہا تھا۔ کئی بار تنہائی میں ملاقاتیں ہوئی تھیں اور ان خوابناک یادوں کے ساتھ انہیں بڑوں کے درمیان ہونے والی تلخیاں صرف اتنی ہی تکلیف دیتی تھیں کہ ان کی اپنی بنائی ہوئی دنیا کا حسن خراب کرنا نہیں پڑتا تھا۔ ہاں..... رابیل شہزاد سے کچھ زیادہ پریشان ہو گئی تھیں۔

☆.....☆.....☆

رابیل اپنے کمرے میں بند تھی۔ جب خالہ اُس کے پاس چلی آئیں۔

''آذر انہوں نے آذر کو مخاطب کیا۔ وہ ٹیبلیٹ پر گیم کھیل رہا تھا۔ رابیل پاس ہی لیٹی تھی۔ امی کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی۔

''آذر کو باہر جانے دو..... اس طرح الگ بیٹھا تو یہاں کھل مل نہیں سکے گا۔'' خالہ نے بیٹھے ہوئے کہا۔

جواباً رابیل کچھ نہیں بولی۔ خالہ نے بغور اُس کا چہرہ دیکھا۔

''مجھے لگتا ہے میں نے تمہیں یہاں روک کر غلطی کی ہے۔'' تب بھی اُس نے خالہ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ ہم دونوں خاندان کے بیچ جو کچھ ہوا میری بہن کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔ اس نے مرتے دم مجھ سے معافی مانگی۔ اور میں نے اپنا دل صاف کر لیا۔'' خالہ کی آواز بھرا گئی۔ تب رابیل نے ماں کو دیکھا۔

''اگر باتیں موت کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہیں تو ابھی..... میں زندہ ہوں ماں۔'' وہ بہت تلخی سے بولی۔

''ایسی باتیں مت کرو..... تمہاری طرف سے میں نے پہلے ہی بہت دکھ اٹھائے ہیں اور اٹھانے کی سکت نہیں۔'' خالہ نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

''اور میرے اندر بھی، اپنے وجود کا بوجھ اٹھانے کی سکت نہیں ماں۔''

''میں جانتی ہوں..... تمہارے لیے یہاں رہنا..... ناقابل برداشت ہے..... مگر..... اس کے علاوہ کوئی حل نہیں تھا۔'' خالہ نے کہا۔

''کیوں نہیں تھا ماں.....؟ میں وہاں رہ ہی رہی تھی۔ جی ہی رہی تھی، میرے ساتھ آذر ہے اور.....'' وہ کہہ کر چپ ہو گئی۔

''اور.....؟'' خالہ کے دل میں اک تیز درد اٹھا تھا۔ اور آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔ اس 'اور' کے سامنے..... رابیل کی آنکھوں میں خاموشی تھی اور پانی تھا۔''

''وہ اپنی زندگی میں خوش ہے ماں.....'' وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کچھ دیر بعد بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

''کشف..... بچے..... سب کچھ مکمل ہے یہاں کسی تیسرے چوتھے کی گنجائش نہیں ہے۔'' وہ اپنی سسکیاں روک رہی تھی۔

''میں اُس کی پُرسکون زندگی میں آگ لگانا نہیں چاہتی۔''

''اُس کی زندگی میں..... کون آگ لگا رہا ہے۔ میں تو اُس آگ کو بجھا رہی ہوں جس میں برسوں سے صرف تُو جلی ہے۔'' خالہ تڑپ کر بولیں۔ وہ کچھ نہیں بولی۔

''میرا دل نہیں مانتا ماں.....'' وہ کچھ دیر بعد بولی۔

''وہ صبح چند لمحوں کے لیے میرے پاس رُکا..... اور پورا دن گزر گیا مجھے، خود کو سنبھالتے، سمجھاتے.....'' وہ بہت آہستگی سے کہہ رہی تھی۔

''میرا دل کہتا ہے..... اُس کے دل میں آج بھی.....''

''اماں..... پلیز.....'' اس نے ماں کو کچھ کہنے سے روکا۔

''مجھے جانا ہے ماں..... بس مجھے یہاں نہیں رہنا.....'' وہ جیسے ضدی ہوگئی۔

''تُو نے وعدہ کیا تھا..... کہ.....''

''ماں.....'' بے بسی اُس کے لہجے میں تھی۔

''ایسی منت تجھ سے میں بھی کرتی ہوں رابی۔'' خالہ بھی جیسے بے بس تھیں۔

''تیری زندگی گزر رہی ہے..... جیسی تو جی رہی ہے..... میں بھی جانتی ہوں..... آذر کے آگے تو پوری زندگی پڑی ہے۔ اُسے اِسی معاشرے میں جینا ہے۔'' خالہ نے اُسے سمجھایا۔ بس یہیں آ کر وہ مجبور ہوگئی تھی۔ اپنے گالوں پر بہتے آنسو صاف کر کے اُس نے ماں کی طرف دیکھا۔ اور پھر اثبات میں سر ہلایا۔

☆.....☆.....☆

''کیسا رہا آج کا دن رابیل کے ساتھ۔'' اِس نے کمرے میں آ کر کشف سے پوچھا۔

''دیکھا تو آپ نے..... ہمارے ساتھ ہی کھانا کھایا۔ شاید..... رانیہ کی وجہ سے۔'' کشف نے ہاتھوں پر مساج کرتے ہوئے اُس کے قریب آ بیٹھی۔ شہزاد کچھ نہیں بولا۔ اور بستر پر سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

''کیا ہوا..... طبیعت ٹھیک ہے آپ کی۔'' اُس نے شہزاد کے سینے پر ہاتھ رکھا اور قدرے اُس کی طرف جھکی..... شہزاد نے آنکھیں موند لیں۔

''ہاں..... نیند آ رہی ہے۔''

کشف اِس کے جواب اور روکھے انداز پر خفیف سی ہوئی۔

''مجھے کچھ آپ سیٹ لگ رہے ہو۔''

''یار پلیز..... سوالنامہ بند کرو، اور مجھے سونے دو۔'' وہ قدرے ڈپٹ کر بولا۔ تو کشف اُس سے پیچھے ہٹ گئی۔ شہزاد نے کروٹ لے لی۔ کشف چپکے سے اُس کے برابر لیٹ گئی۔ شہزاد نے آنکھیں کھولیں۔

''ایم ساری کشف.....'' وہ اِس کی طرف کروٹ لیے بغیر بولا۔

''آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ہرٹ یو.....'' وہ آہستگی سے بولا۔ کشف یونہی لیٹی رہی۔ اِس کی طرف سے کوئی جواب نا پا کر اس نے کشف کی طرف کروٹ لی۔ اور اسے پکڑ کر اپنے قریب کر لیا۔ کشف نے خفا نظروں سے اُسے دیکھا۔

''کچھ بھی وجہ ہو..... آپ مجھ سے اس طرح بات نہیں کر سکتے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

☆.....☆.....☆

''سوری یار..... میں واقعی کچھ اَپ سیٹ ہوں''

''وہی تو پوچھ رہی تھی..... جبکہ میں وجہ جانتی ہوں۔'' وہ ناراضی سے بولی۔

''اچھا..... تو بتاؤ ذرا۔'' وہ ذرا سا اٹھا۔ اور اِس کا چہرہ اپنی طرف پھیر لیا۔

''نہیں بتا رہی.....'' اس نے شہزاد کا ہاتھ ہٹایا۔

''او کے..... اگر تم میرے اپ سیٹ ہونے کی وجہ جانتی ہو..... تو تمہیں مجھ سے پوچھنا نہیں چاہیے تھا۔'' وہ سنجیدہ ہوگیا۔

''شہزاد..... ہر بات کو اگر ایشو بناؤ گے تو آپ کبھی سیٹ نہیں ہو پاؤ گے۔ آپ ایک بار اپنا ذہن خود نارمل کرو۔ لیکن مجھے لگتا ہے آپ خود ایسا نہیں چاہتے۔'' اِس نے نشانہ بالکل ٹھیک لیا تھا۔ شہزاد خود کو بچا نہیں پایا وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ سیدھی ہو کر لیٹ گئی۔

''ہررات..... اِسی بحث کے ساتھ سونا..... اچھا نہیں لگتا شہزاد ہماری اپنی بھی کوئی زندگی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم آپس میں ملا یہ وقت صرف..... رابی کو ڈسکس کریں۔ شی از نو مور اِن یُور لائف۔'' وہ جذباتی ہوگئی۔ شہزاد نے ایک نظر اُسے دیکھا۔ اور پھر ایک گہرا سانس لیا۔ وہ اُسے کیسے سمجھائے۔ کہ کتنا بے بس ہے..... کتنا مجبور .....اس کی آنکھوں کے سامنے ماضی کی دھند اِس قدر بڑھتی جا رہی تھی کہ اِسے کشف کی باتیں سمجھ کر بھی سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔ پھر بھی ایک لمحے کو جب اُس نے کشف کا چہرہ دیکھا تو اپنے خیالات کو دھکیلتے ہوئے ..... وہ اُس کی طرف جھکا اور اپنے بازوؤں میں بھر لیا..... شاید یادِ ماضی سے فرار کا راستہ تھا۔

وہ آفس سے واپس آ رہا تھا جب اُسے گلی کا موڑ لینے سے پہلے..... رابیل سڑک کنارے کھڑی نظر آئی۔ اِس وقت بادل بھی چھائے ہوئے تھے اور بارش کا بھی امکان تھا۔ اِس نے کچھ سوچ کر گاڑی اُس کے پاس روک دی۔

''کہاں جا رہی ہو؟ موسم خراب ہے۔'' اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اُس سے پوچھا۔

''مجھے پاس مارکیٹ تک جانا ہے۔ کچھ دیر میں آ جاؤں گی۔'' اُس نے جواب دیا۔

''چلو..... بیٹھو، میں لے جاتا ہوں۔'' اُس نے دوسری طرف گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔

''میں چلی جاؤں گی شہزاد.....'' اُس نے منع کر دیا۔

''پلیز..... بیٹھو گاڑی میں۔'' شہزاد نے اصرار سے کہا۔ تو وہ گاڑی میں آ بیٹھی۔

''تھینک یو۔'' شہزاد نے کہہ کر گاڑی ریورس کی۔

شیشے کا سمندر، پانی کی دیواریں
مایا ہے، بھرم ہے، محبت کی دنیا
اس دنیا میں جو بھی گیا..... وہ تو گیا

مدھم سی آواز میں گانا چل رہا تھا۔ شہزاد نے گاڑی سڑک پر ڈال کر میوزک آف کر دیا۔ اُسے یاد ہے رابیل گاڑی میں میوزک نہیں..... اُس کی باتیں سنتی تھی۔ اُس کا میوزک بند کرنا رابیل نے بھی محسوس کیا۔ وہ نظر انداز کرنے کی کوشش میں باہر دیکھنے لگی۔ چند منٹ بعد گانا آن ہوگیا۔

دل کی اِس دنیا میں سرحدیں ہوتی نہیں
درد بھری آنکھوں میں راتیں سوتی نہیں
جتنے احساس ہیں..... اَن بجھی پیاس ہے
زندگی کا فلسفہ پیار کی پناہوں میں چھپا

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دھوپ کی پناہیں.....

''پلیز.....'' رابیل نے گانا بند کر دیا۔

''میری طبیعت نہیں ہے..... آپ میوزک بند کر دیں۔'' شہزاد نے اُس کی طرف دیکھا۔ اور مسکرا دیا۔

''میری عادت بدل گئی ہے۔'' رابیل نے نگاہ بھر کر اُسے دیکھا۔ اُس کی اُداس آنکھوں کے کناروں کو 'مائع' نے چھوا تھا۔

''سب کچھ بدل جاتا ہے..... وقت کے ساتھ.....'' اُس نے تلخی سے کہا۔

''پر..... تم نہیں بدلیں۔'' شہزاد نے کہا۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''وہاب..... کے بارے میں کچھ ذکر نہیں کیا۔''

''میں اپنی پرسنلو آپ کے ساتھ شیئر کرنا نہیں چاہتی۔'' وہ روکھے پن سے بولی۔

''میں تمہارے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔'' اِس نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا۔

''ایسا کوئی حق نہیں ہے آپ کے پاس۔'' وہ روہانسی ہوگئی۔

''جانتا ہوں پر..... تمہاری آنکھوں کی اُداسی ..... مجھے سکون لینے نہیں دیتی۔'' اس نے گاڑی کی اسپیڈ کم کر دی تھی۔

''مجھے گاڑی سے اترنا ہے۔'' اِس نے اپنا پرس پکڑا۔

''پلیز رابی.....'' اور خود رابی کے اندر اک طوفان اٹھ رہا تھا۔

''آپ گاڑی روک دیں پلیز۔''

''رابی..... پلیز.....'' وہ ضبط کے آخری مراحل میں پر تھا۔ یہ اچانک جو ہو رہا تھا۔ شہزاد نے اُس کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ اِس طرح رابیل کے سامنے ٹوٹنے لگے گا۔ اس کو خواب میں بھی کبھی اندازہ نہیں تھا۔

''میں کشف کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوں۔ مگر..... میرا دل کہتا ہے..... کہ تم..... وہاب کے ساتھ رہ کر بھی اُس کی نہیں ہو۔ تمہاری اُداسیوں نے میرا چین لوٹ لیا ہے۔'' وہ جذباتی ہو رہا تھا۔

''آپ مجھ سے اِس قسم کی باتیں مت کریں پلیز.....'' رابیل خود بکھر رہی تھی۔

''میں جاننا چاہتا ہوں۔ تم کس حال میں ہو..... کیسی گزر رہی ہے تمہاری زندگی.....؟'' اُس نے گاڑی روک دی۔ ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔

''جی تو چاہتا ہے کہ آپ کو بتاؤں..... مگر.....'' وہ اک گہری اور شاید دکھ سے بھری آہ لے کر خاموش ہوگئی۔

''آپ گاڑی چلائیں، ورنہ میں یہیں اُتر جاؤں گی۔''

''نہیں..... تم نہیں جا سکتیں۔'' اُسے خود نہیں پتا کہ اُسے کیا ہو گیا ہے۔ وہ تو اُس سے دامن بچاتا پھرتا تھا۔ اور اب کیسے وہ اِس کے ساتھ بحث پر اُتر آیا تھا۔ اور وہ بھی ماضی کو لے کر..... رابیل نے اِس کی طرف دیکھا۔ اور پھر جیسے شہزاد کی آنکھوں نے اُسے جکڑ لیا تھا۔ خود اُس کی آنکھیں پانیوں میں ڈوبتی جا رہی تھیں۔ شہزاد کی آنکھوں کے انداز بدل گئے۔ وہاں سوال تھے، اصرار تھے۔ اور..... شاید اظہار و اعتراف تھے۔ وہ بھول گیا تھا کہ وہ رابیل کے ساتھ تھا۔ اپنی رابی کے پاس..... جسے برسوں اِس نے چاہا تھا۔ اور آج..... جب اُس کے چہرے پر صرف دکھ اور اُداسی ہی نظر آ رہی تھی۔ وہ تڑپ اٹھا تھا۔ کشف سے کیے گئے عہد و پیماں فرار کی سب منزلیں خود

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بخود کہیں اوجھل ہوگئی تھیں۔

''میں جانتا ہوں..... تم مجھ سے خفا رہی ہو۔ میں نے تمہارا دل دکھایا ہے۔ میری وجہ سے تم برسوں خالہ جان سے دور رہی ہو۔ پر..... میرا یقین کرو رابی..... میں کبھی مطمئن نہیں ہوسکا۔ تمہارے دل میں پلتا کرب ہمیشہ مجھے بے چین کیے رکھا ہے۔ اس کے اندر سے نکلنے والے جذبات میں کتنی سچائی تھی۔ خود اُسے احساس نہیں تھا۔ مگر سچ یہی تھا، کہ وہ رابیل کو کبھی دل سے نکال نہیں سکا اور نہ ہی اُس 'Guilt' جو رابی کے اس طرح جدا ہونے سے آج بھی تازہ تھا۔ ان سب باتوں کا وقت گزر چکا ہے شہزاد..... میں نے کیا کھویا..... اور کیا پایا..... اب اُس کا سوال نہیں اٹھتا۔'' وہ اپنے آنسو ضبط کررہی تھی۔

''رابی..... کیا تم یہ سوچ بھی سکتی ہو..... کہ وقت کے دیے گئے خسارے..... جن کی وجہ میں رہا ہوں..... وہ صرف تمہارے حصے میں آئیں۔''

''وقت سب کچھ کرسکتا ہے شہزاد..... اگر خسارے میرا ہی نصیب تھے تو پھر یہ آپ کے حصے میں کیسے آسکتے ہیں.....'' وہ سنبھل کر بولی۔

''میں ان کا مداوا کرنا چاہتا ہوں۔ میں سمجھا تھا میں تمہیں بھول چکا ہوں۔ اپنی زندگی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ گزار رہا ہوں مگر نہیں رابی..... تمہیں دیکھ کر..... میرا اندر میرا وجود بدل گیا ہے۔ میری دھڑکنیں تو آج بھی تمہاری سانسوں کے ساتھ چلتی ہیں۔'' وہ کن احساسات کے دباؤ میں تھا اُسے خود اندازہ نہیں تھا۔ رابیل نے گردن موڑ کر اُسے دیکھا۔ اُس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا جارہا تھا۔

''بہت دیر کردی شہزاد۔'' وہ آہستگی سے بولی۔

''جانتا ہوں۔'' وہ ٹوٹے لہجے میں بولا۔

''مجھے قسمت سے بہت گلہ ہے۔ جو ہوا..... ہم اُس کے حقدار نہیں تھے۔'' شہزاد نے کہا۔

''میں شادی کو ایک معاشرتی ذمہ داری سمجھتا ہوں اور اُسے نبھا رہا ہوں جیسے تم.....'' ''میں آپ کے معاشرے کا حصہ نہیں ہوں۔'' اس نے شہزاد کی بات کاٹی اور نہ ہی کسی ایسی ذمہ داری سے دوچار شہزاد نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ سمجھا نہیں۔

''ایک گناہ ہے..... جس کا بوجھ لے کر زندگی کے دن پورے کررہی ہوں۔'' وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔ اُس کی نظریں ونڈ اسکرین پر گرتی بوندوں پر تھیں۔ اور واز کسی گہرائی سے آرہی تھی۔

''محبت کا گناہ..... آپ سے محبت کا گناہ اور اس گناہ میں آپ کی..... قربت کا گناہ..... اس کی پتھر ہوتی آنکھوں میں نمی سے جھلملاہٹ تھی اور شہزاد کو دھوکا ہوا کہ اُس کی سماعت جو سن رہی ہے۔ وہ وہی کہہ رہی ہے وہ محبت میں گناہ..... قربت کا گناہ.....'' اس کی سماعت میں یکے بعد دیگرے دھماکے ہوئے۔ جو اس کے وجود کی عمارت کو ہلا کر رکھ گئے۔

رابیل نے اس کی طرف دیکھا۔

''میری زندگی میں کبھی کوئی وہاب تھا ہی نہیں۔'' میں تو آج تک اُس ایک رات کی سزا جھیل رہی ہوں۔ جو محبت کے نام پر دادی کے کمرے میں گزاری تھی آپ کے ساتھ.....'' رابیل کیا کہہ رہی ہے۔ کوئی سیسہ تھا جو پگھلا کر اُس کے کانوں میں انڈیلا گیا تھا۔ وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ آذر اور ایک چیختی چلاتی

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سچائی..... اس کے احساسات کو تہ و بالا کر رہی تھی۔

☆.....☆.....☆

رابیل اُسے گاڑی میں چھوڑ کر خود چلی گئی تھی۔ باہر ہوتی بوندا باندی برستی آنکھوں کا ساتھ دے رہی تھیں۔ شہزاد میں اُسے روکنے کی سکت نہیں تھی۔ وہ تو خود ایسی اذیتوں سے دوچار تھا۔ جسے وہ اکیلا سہل نہیں پا رہا تھا۔

اُس کی دنیا سے ایک دم جیسے سب غائب ہوگیا۔ ایک کھلا میدان تھا۔ تیز برستی بارش اور وہ تنہا..... بارش کی ہر بوند جیسے پتھر بن کر برس رہے تھے۔ وہ ایک لمحہ..... اُس رات کا ایک لمحہ جب رابیل اس کے اتنے قریب تھی، اور وہ قربتیں..... اُسے اتنا دور لے گئیں۔ ان دوریوں کے بیچ کئی ماہ و سال جو پل پل اسے اپنی کھوئی ہوئی دنیا سے دور لے جاتے رہے ہیں۔ اچانک پھر وہیں لا پھینکا تھا۔ پر اِس بار وہ اکیلا تھا۔ اِس میدان میں برستے آسمان تلے وہ اکیلا کھڑا تھا۔ یہ بوندیں تھیں یا پتھر؟ پتھر تھے کہ یادیں؟ یادیں تھیں کہ خنجر..... پتا نہیں کیا تھا پر کسی قیامت سے کم نہ تھا۔

☆.....☆.....☆

کہاں رہ گئے تھے آپ؟'' کشف کی آنکھیں روئی ہوئی تھیں۔ صبح کے تین بجنے والے تھے جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔ شہزاد نے پتھرائی نظروں سے اُسے دیکھا۔ اور پھر بنا کچھ کہے شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا۔

''میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں؟ آپ کو احساس ہے کہ ہر کوئی اتنا پریشان تھا آپ کے لیے..... فون بھی آف..... باہر موسم.....''

''زندہ لوٹ آیا ہوں..... کیا کافی نہیں؟'' وہ ایک دم اِس کی بات کاٹ کر دھاڑا تھا۔ وہ حیرانگی سے اُسے دیکھنے لگی۔

''میرے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں..... اگر کچھ ہونا ہوتا مجھے..... تو اب تک ہو چکا ہوتا..... پلیز لیومی الون اس کے لہجے میں نمی ڈوب ڈوب کر ابھرتی رہی۔

کشف نے چند ثانیے اُسے دیکھا اور پھر اس کے راستے سے ہٹ گئی۔ وہ اس کے قریب سے گزر کر بیڈ پر بیٹھا۔

''میری زندگی میں کوئی وہاب تھا ہی نہیں کبھی۔ میں تو اُس رات..... اُس ایک شخص کی ہوگئی تھی۔ جس نے محبت قیامت کر ڈالی اپنے آذر کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے اس کے لیے اک نام اپنے نام سے جوڑ لیا..... اُس نام کا شخص..... وہ تو خود نہیں جانتا کہ وہ کسی کے لیے زندگی بنا رہا ہے؟'' آنسوؤں میں ڈوبی آنکھیں اور درد میں ڈوبے لفظوں سے بنی اُس کی آپ بیتی اُسے جھنجوڑ کر پوچھ رہی تھی۔

''محبت کیا ہے؟ یہ کیسی محبت ہے؟ کیا محبت ایسی ہوتی ہے؟ آذر اک تلخ سچائی تھی اور اُس سے بھی زیادہ تکلیف دہ یہ تھا کہ اُس کی رابیل..... اس کے بعد کسی کی نہیں ہو سکی..... نام نہاد شوہر وہاب..... جس کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ اور اب..... اب جب وہ اپنی آزمائشوں سے ہار گئی اور موت اس کی طرف قدم بڑھانے لگی تھی تو وہ ایک چھپی ہوئی حقیقت کو عیاں کرنے پر مجبور ہوگئی۔ وہ زار و قطار رو رہا تھا۔

''شہزاد..... شہزاد.....'' اُسے ہوش تب آیا جب کشف اُسے جھنجھوڑ رہی تھی۔

''کشف..... رابیل، میری رابیل.....'' وہ سسک رہا تھا۔ اور کشف کے دل پر کوئی گھونسہ آ لگا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''میں نے بہت زیادتی کی اُس کے ساتھ۔ وہ درد سہتی رہی، تنہائیوں میں جیتی رہی..... اور میں..... میں یہاں اپنی دنیا آباد کیے..... گم ہوگیا۔'' وہ بہت آہستگی سے بول رہا تھا۔ اردگرد سے بیگانہ کہ اُس کے الفاظ کشف کو کاٹ رہے ہیں۔ اُس کی شکستہ حالت، کشف کو اتھاہ گہرائی میں لے ڈوبی ہے۔

''میرے دیے ہوئے دکھ اُسے چاٹ گئے ہیں..... وہ مجھ سے..... ہمیشہ کے لیے بچھڑنے والی ہے۔ شی از سفرنگ برین ٹیومر.....'' کوئی کیسے آسمان سے پٹخ دیتا ہے کشف کو آج پتا چلا تھا۔ اُس کا محبوب شوہر..... اپنی پہلی محبت کے لیے رو رہا تھا۔ کشف کو کچھ اور سننے..... جاننے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہ سامنے بلکتا ہوا شخص کس قدر اُس کا ہے اسے معلوم ہوگیا تھا۔ شہزاد نے اُس کی طرف سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھا۔

'' آئی ایم سوری کشف..... آئی ایم سوری..... احساسات کی یلغار بہت بھاری ہوتی ہے۔ وہ مضبوط اعصاب کا مرد..... بکھر بکھر سا گیا تھا۔ اس نے اک بہت ہی تھکا ہوا آنسو کشف کے گال پر پھسلتا دیکھا۔ تو اپنی آنکھیں موند لیں۔ اس کا سر جھک گیا تھا۔

☆.....☆.....☆

وہ ناشتہ کرنے کے لیے ڈائننگ ہال میں آیا..... میز بالکل خالی تھی۔ کشف نے بالکل سپاٹ چہرے اور متورم آنکھوں سے اُس کی طرف دیکھا۔ شہزاد نے آنکھیں چرالیں۔ اُس کے پاس مزید کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔ اور شاید کشف میں بھی ہمت نہیں تھی کچھ اور سن لینے کی۔

''ناشتہ.....''

''نہیں..... مجھے کچھ نہیں کھانا۔'' شہزاد نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

''مجھے صرف اتنا کہنا ہے کہ..... تم..... جو کچھ..... رات کو ہوا..... اُس کا ذکر رابی سے نہیں کروگی۔'' شہزاد کے اتنا کہنے پر کشف نے حیرانگی سے اُسے دیکھا۔

''میں اُسے اپنی جانب سے دکھ دینا نہیں چاہتا۔ اُسے..... تم.....''

''شہزاد..... اچھا ہوگا اگر آپ مزید کچھ مت کہیں۔'' اُس کی آنکھیں یکلخت پانی سے بھر گئیں۔

''شہزاد..... شہزاد..... دیکھو رابی کو کیا ہوا؟'' خالہ کی بوکھلائی آواز کانوں سے ٹکرائی۔ وہ تیزی سے پلٹا..... پاؤں پر ٹھوکر لگی، وہ گرتے گرتے سنبھلا اور بجلی کی تیزی سے رابیل کے کمرے کی جانب بھاگا۔ عجیب مقام تھا کشف میں قدم اٹھانے کی ہمت نہیں تھی۔ رابیل بستر پر بے ہوش حالت میں تھی اور آذر اُس کے پاس بیٹھا رو رہا تھا۔

''خالہ آپ آذر کو سنبھالیں۔ میں ایمبولینس کو کال کرتا ہوں۔'' شہزاد کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔

''یا الٰہی میری رابیل کو کچھ نہ ہو۔'' اُس کے دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ دعا نکل رہی تھی۔

☆.....☆.....☆

''وہ شدید پریشانی میں مبتلا ہیں۔ جو اُن کے لیے بالکل اچھا نہیں۔ ایسے اسٹروکس انہیں تیزی سے زندگی سے دور لے جائیں گے۔'' ڈاکٹر احمر ایاز آئی سی یو سے باہر آکر بتا رہے تھے۔

''اُن کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں..... کہ وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔ سرجری ممکن نہیں، وہ بہت کم عرصے کے لیے..... آپ کے ساتھ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہیں۔'' ڈاکٹر احمر ایاز نے شہزاد کے پورے وجود کو جیسے آگ لگا دی تھی۔

'' اُن کا برین ٹیومر بہت پھیل چکا ہے۔''

شہزاد میں اور سننے کی سکت نہیں تھی۔ اُس نے ہاتھ کے اشارے سے ڈاکٹر احمر کو روکا۔

'' جتنا عرصہ وہ آپ کے ساتھ ہیں۔ اپنی مسز کو خوش رکھیں.....'' ڈاکٹر احمر نے کہا۔

'' مسز!'' کچھ گھنٹوں بعد انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔ آبزرویشن روم میں ..... آپ انہیں دیکھ سکتے ہیں۔'' ڈاکٹر احمر نے کہا اور اُس کا شانہ دبا کر آگے چل دیے۔

وہ سب باتیں انہوں نے بھی سنی تھیں۔ کشف خالہ کا ہاتھ تھام کر اُس کے پاس آئی۔ وہ ضبط کے مراحل ہار چکا تھا۔ اور آنکھوں میں صاف آنسو محسوس ہو رہے تھے۔ کشف کو اندازہ نہیں ہوا کہ اِن آنسوؤں میں کس احساس کی آمیزش ہے۔ بے وفائی کا رونا..... جدائی کا رونا..... یا رابیل کی تنہائی کا رونا.....'' پھر بھی اُس نے شہزاد کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ جو اُس نے تھام لیا۔

'' میں اُسے یوں مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا کشف۔'' وہ بے اختیار ہو کر رو دیا۔ کشف کی آنکھیں بھی آنسوؤں میں ڈوب گئیں۔ جس تکلیف سے وہ گزر رہی تھی شہزاد کو تو اُس کا احساس تک نہیں تھا وہ دلاسے کے لیے ایک لفظ بھی نہ کہہ سکی۔

'' میری بچی.....'' خالہ نے اِک سسکی لی۔ وہ غم سے نڈھال نظر آ رہی تھی۔

☆.....☆.....☆

خالہ کے گھر کی رینوویشن کافی دن سے کمپلیٹ ہو چکی تھی۔ چھوٹا موٹا کام تھا جو شفٹ ہو کر بھی کیا جا سکتا تھا۔ خالہ نے اُسے رابیل کے کیئر ٹیکر کا ارینج منٹ کرنے کا کہا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے گھر شفٹ ہونا چاہ رہی تھیں۔ اور شہزاد..... وہ یہ نہیں جانتا تھا کم از کم رابیل کی زندگی کے آخری لمحات وہ اِس کے پاس رہنا چاہتا تھا۔

کشف نے رانیہ سے سب کہہ دیا۔ وہ اتنی اذیت سہنے کی اہل نہیں تھی۔ شہزاد کا رابیل کی طرف بڑھتا ہوا جھکاؤ اُسے توڑ رہا تھا۔ رانیہ اُس کی باتیں سن کر پریشان ہو گئی۔ کشف کو دینے کے لیے تو تسلی کے الفاظ بھی نہیں تھے۔ شہزاد کو ملے بنا وہ جان سکتی تھی کہ شہزاد کس قدر جذباتی ہو رہا ہے۔

کشف کو تو یہ اُس کا رجحان چین نہیں لینے دے رہا تھا جبکہ رابیل بس کچھ دنوں کی ہی مہمان رہ گئی تھی۔ جو خدشہ رانیہ کے دل کو بے چین کر رہا تھا، اُسے کشف کی پریشانی بہت کم نظر آ رہی تھی۔ اس سے زیادہ بھی کچھ ہو سکتا تھا۔ اور وہ شہزاد سے ایسی توقع کر سکتی تھی جس کا کشف نے ابھی تک تصور بھی نہیں ہوگا، پھر بھی کشف کے کہنے پر ایک بار وہ شہزاد نے اِس پر بجلیاں گرائیں وہ تو خود ساکت رہ گئی۔

'' میں..... رابیل سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔'' اُسے ساری سچائی بتا کر اس نے آخر پر دھماکہ کیا۔

'' شہزاد ے.....'' رانیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

'' تم اپنے لیے مسائل کھڑے کر رہے ہو۔''

رابیل اور کچھ دن ہمارے درمیان ہے، کشف کا ساتھ.....''

'' اور میں یہ کچھ دن اُسے صرف خوشیاں دینا چاہتا ہوں۔ میری خاطر اُس نے بڑے درد سہے ہیں۔'' شہزاد نے اُس کی بات کاٹی۔

'' اور اس کے بعد..... اُس کے بعد کیا

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

ہوگا..... کیا، کشف آپ کے ساتھ رہے گی؟'' رانیہ نے اُس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔ وہ ایک لمحہ بھی نگاہ نہیں ملا پایا۔

''رانی..... اُسے سمجھنا چاہیے میں اس وقت کس قیامت سے گزر رہا ہوں؟'' وہ ٹوٹ چکا تھا۔

''تمہیں بھی سوچنا چاہیے بھائی، کشف بھابی کس قیامت سے گزر رہی ہیں۔ اور آپ اکیلے نہیں..... علی اور ایمان بھی ہیں۔''

''آذر بھی ہے۔'' شہزاد نے تیزی سے کہا۔

''مجھے آذر علی اور ایمان کی طرح ہی عزیز ہے۔''

''پلیز شہزاد بھائی، جذباتی مت ہوں۔'' کشف بھابی آپ کے اُسے فیصلے کو قبول نہیں کرے گی۔ اور..... اور اگر آذر کی حقیقت وہ جان گئی تو..... آپ کا گھر ٹوٹ جائے گا..... پلیز ..... ٹھنڈے دماغ سے سوچیں۔'' رانیہ نے اُسے سمجھایا۔

''رانی..... اِس وقت تمہیں..... مجھے نہیں، کشف کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔'' میں اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹنے والا..... میں رابیل سے نکاح بھی کروں گا، اور آذر کو اپنا نام بھی دوں گا۔ وہ میرا بیٹا ہے۔'' شہزاد کا انداز دوٹوک تھا۔

''آپ نے رابیل سے بات کر لی..... کیا وہ مان گئی؟'' رانیہ کو اچانک اس کا خیال آیا۔

''نہیں.....'' شہزاد کے جواب نے رانیہ کو کسی حد تک مطمئن کر دیا۔

''تو بہتر ہوگا..... آپ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے..... رابیل اور کشف سے بات کر لیں۔ اُن کی رضامندی جان لیں۔'' رانیہ نے کہا۔

''رانی..... تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا.....''

شہزاد نے اُس کی طرف لجاجت سے دیکھا۔

''بھائی..... آپ کے فیصلے ٹھیک نہیں ہیں۔''

''پلیز رانی..... رابیل سے نکاح..... اُسے چند دن کی خوشیاں دے سکتا ہے، وہ سکون سے جی نہیں سکی..... سکون سے مر تو سکے گی..... اور..... کشف اُسے تم سمجھا سکتی ہو..... پلیز.....'' شہزاد نے لجاجت سے بہن کو کہا۔ رانیہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

''امپاسبل بھائی..... کشف بھابی کو سمجھانا مشکل ہے اور آذر کو اپنانے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔'' رانیہ نے کہا۔

''اور تم اچھی طرح جان لو..... میں یہ سب آذر کے لیے ہی کر رہا ہوں۔'' شہزاد بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔ وہ ہر سمجھ بوجھ سے جیسے انکاری ہو گیا تھا۔ رانیہ کو اِس سے بحث بے سود نظر آئی۔

''اور اگر رابیل ہی رضامند نہ ہوئی تو.....'' رانیہ نے پوچھا اور اس بات کا جواب خود شہزاد کے پاس بھی نہیں تھا۔

''اگر'' کے بارے میں تو اُس نے سوچا ہی نہیں تھا۔ اکیلے ہی فیصلہ کر لیا۔ جیسے رشتے اُسی کے غلام ہوں۔

ابا جان، شہزاد کی بات سن کر یکدم سکتے میں آ گئے۔ اور کچھ دیر تو بولنے کے قابل ہی نہ رہے۔

''پاگل ہو گئے ہو تم.....'' بابا جان کی بات کا اِس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اور سر جھکائے کھڑا رہا۔

''مجھے اتنے جذباتی فیصلے کی توقع ہرگز نہیں تھی تم سے..... اور جو کچھ تم بتا رہے ہو، کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ وہ سچ کہہ رہی ہے؟''

''ابا..... مجھے اُس کی کسی بات کو سچ ماننے

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کے لیے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔'' وہ قدرے ناراض سے بولا۔ اختلافات کی توقع تھی اُسے..... مگر ایسے سوالات کی امید نہیں تھی۔

'' تو کشف کی کیا حقیقت ہے تمہاری زندگی میں..... علی اور ایمان کیا ہیں تمہارے لیے۔'' ذرا ہمدردی کا بخار اترے تو سوچنا کہ تمہارا یہ ایک فیصلہ سب کی زندگی برباد کردے گا۔ یہ ہنستا بستا گھر..... خالی ہوجائے گا۔'' وہ ہلکان ہوجا رہے تھے۔

'' اگر میری دنیا خالی ہوگئی بابا.....؟'' وہ ہارنے والا نہیں تھا۔ بابا نے تھک کر اُس کا چہرہ دیکھا۔

'' میں سمجھتا ہوں۔ تمہارے جذبات کو، لیکن بیٹا، رابیل اب چند دنوں کی مہمان ہے۔ عورت چاہے کتنی بھی بڑے دل کی ہو۔ سوتن برداشت نہیں کرتی۔

'' پر بابا..... چند دن..... رابی اگر صرف میری ہوجائے تو..... شاید میں اُس کے دکھوں کا مداوا کرسکوں۔'' وہ بابا کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

'' کیا..... اُس نے نکاح ہی تمہیں واحد حل نظر آتا ہے۔ اور اِن چند دنوں کے لیے رابی تمہاری ہوجائے..... اور کشف کھوجائے..... تو پھر.....''

'' آذر کے خاطر تم..... علی اور ایمان سے دور ہوجاؤ تو پھر..... اِس نے متورم نگاہوں سے باپ کو دیکھا۔ اور پھر ایک دم رو پڑا۔ وہ اپنے آنسو قابو میں نہیں رکھ پایا۔ وہ باپ کی گود میں سر رکھ کر رو رہا تھا۔

☆.....☆.....☆

اور پھر وہ ہوا جس کا کسی کو گماں بھی نہیں تھا۔

رابیل سے شہزاد کے ساتھ نکاح کا پوچھا گیا اور اُس نے فوراً ہاں کردی، اِس 'ہاں' کی کسی کو امید نہیں تھی۔ نہ خالو کو، نہ بابا کو..... اور نہ ہی رانیہ کو ..... خود شہزاد کو بھی نہیں۔ اِس کے آنسو دیکھ کر بابا کا دل تو پسیج گیا اور انجام کی پروا نہ کرتے ہوئے وہ نکاح کے لیے مان گئے۔ جبکہ پوری امید تھی کہ رابیل کبھی راضی نہیں ہوگی۔ رابیل کی 'ہاں' نے اُن کی پریشانی میں اضافہ کردیا۔ مگر اب کیا ہوسکتا تھا۔

اب اُسے نکاح سے زیادہ کشف پر بیتنے والی قیامت کی فکر تھی۔ خود تو اُس سے بات کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ مگر بابا نے کشف کو جب یہ بتایا تو وہ سکتے میں آگئی۔ واقعی ہی وہ قیامت تھی جس سے وہ گزر رہی تھی۔ ایک دم جیسے آسمان سر پر آن گرا۔

'' میں تمہاری حالت جانتا ہوں کشف، لیکن.....''

'' آپ سب لوگ میرے ساتھ ایسا کیسے کرسکتے ہیں۔'' وہ چلائی تھی۔

'' آپ سب جانتے ہیں..... میں نے اس گھر کو بنانے کے لیے دن رات اپنی محبتیں نچھاور کی ہیں۔ وہ شخص اگر میری کئی سال کی محبت ایک لمحے میں فراموش کرسکتا ہے۔ تو.....'' تو رابیل سے وابستگی اُسے کیسے یاد رہ گئی بابا۔'' وہ چھم چھم برستی آنکھوں سے بول رہی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ بابا کا دل پسیجنے لگا۔

'' اُسے رابیل سے نکاح کرنا ہے۔ تو میں اُس کے راستے میں نہیں آؤں گی۔ اُسے مجھے اپنی زندگی سے علی اور ایمان سمیت نکالنا ہوگا.....'' اُس نے حتمی انداز میں کہا۔ بابا نے ششدر ہوکر اسے دیکھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''یہ تم کیا کہہ رہی ہو..... کشف، کشف اپنے آنسو پونچھنے لگی۔ بابا کے کمرے میں داخل ہونا شہزاد وہیں پر رک گیا۔

''مجھے..... طلاق دے کر وہ رابیل سے نکاح کرسکتا ہے۔'' اِس نے اپنی بات دہرائی۔

''پاگل ہوگئی ہو تم..... یہ کیا کہہ رہی ہو.....'' شہزاد قدرے تڑپ کر کمرے میں داخل ہوگیا۔ کشف نے متوحش نگاہوں سے اُسے دیکھا اور پھر بابا کی طرف دیکھیں۔

''بابا..... میں جارہی ہوں یہاں سے۔'' آنسوؤں کا طوفان تھا جو اُس نے اپنے اندر ہی روک لیا تھا۔ شہزاد اس کے سامنے آ گیا۔

''تم میرا ساتھ یوں نہیں چھوڑ سکتی۔'' کشف نے اُس کی طرف دیکھا۔

''مجھے..... آپ سے..... کوئی بات نہیں کرنی۔'' وہ کہہ کر اُس کے سامنے سے نکل گئی۔ شہزاد نے تھک کر بابا کی طرف دیکھا۔ وہ خود بہت نڈھال سے نظر آرہے تھے۔

''تم سے کہا تھا میں نے..... سب بکھر جائے گا۔'' وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے اور سہارا لے کر وہیں کرسی پر بیٹھ گئے۔

شہزاد اِس انتہائی فیصلے کی توقع نہیں کررہا تھا۔ جو جانتا تھا کہ کشف آسانی سے نہیں مانے گی۔ مگر یوں طلاق کا فیصلہ کرلے گیا اِس کے گماں میں بھی نہیں تھا۔ اپنا ہنستا بستا گھر مت اجاڑو شہزاد..... کشف نے محبت سے جس گھر کو جنت بنایا ہے۔ اُسے دوزخ مت کرو۔'' بابا بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔ ایک آخری کوشش سمجھ کر سمجھانے کی کوشش کررہے تھے۔ اِس نے بابا کی طرف دیکھا۔ اور پھر کمرے سے چلا گیا۔

کشف الماری کھولے کھڑی تھی۔ اُس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ وہ یکدم خود کو بے بس سا محسوس کرنے لگا۔ آج پہلی بار اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اُس کے قدم اُس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ وہ خود کو مجرم محسوس کررہا تھا۔

کشف اس کے لہجے میں بہت درد تھا۔

کشف..... وہ اِس کی طرف چلا آیا۔ کشف نے پلٹ کر اُسے ہاتھ کے اشارے سے روکا۔ میرے قریب مت آیئے گا شہزاد۔ وہ وہیں پر ٹھہر گیا۔ کشف نے پہلو بدلتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے۔

''میں جانتا ہوں..... میں نے تمہیں دکھ دیا ہے۔ لیکن میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔'' شہزاد وہیں کھڑے بولا۔ تو کشف کو اِس کی بات بہت بری محسوس ہوئی۔

''ایسا کیا سما گیا من میں شہزاد کہ بس پانا ہی پانا چاہتے ہو۔ کھونا کچھ نہیں۔'' یہ سوال سے زیادہ طنز تھا۔

''میرا ماضی..... تم سے چھپا ہوا نہیں ہے کشف۔''

''جھوٹ مت بولیے۔'' وہ چلائی تھی۔

''مجھے اندازہ ہے..... کہ آپ نے کئی سال رابیل سے محبت کی ہے۔ آج بھی کرتے ہو۔'' تھکن اس کے لہجے سے عیاں تھی۔

''پر..... کیا آپ کو اندازہ ہے کہ میں نے کتنی محبت کی ہے آپ سے..... اِس گھر سے، اِن رشتوں سے..... حتیٰ کہ اُس عورت سے بھی..... جس کی خاطر آپ نے میرے اور اپنے رشتے کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔'' دل سلگ رہا ہو تو پورا وجود جلتا ہے اور کشف اِس وقت سر سے پاؤں تک جل رہی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''میں سب جانتا ہوں کشف.....'' وہ چند قدم آگے بڑھا۔

''پر تم مجھے ایک بار..... صرف ایک بار کچھ کہنے کا موقع تو دو۔''

''مجھے تو حیرت اُس عورت پر بھی ہے۔ اور اُس محبت پر بھی..... جس نے صرف جلنے اور جلانے کے لیے جنم لیا۔ اِس کا اشارہ شہزاد اور رابیل کی طرف تھا۔ شہزاد اتنی مخی سہنے کا عادی کب تھا اور بھی کشف کی طرف سے..... جس کی چاہت ہمیشہ ابر باراں کی صورت برستی رہی تھی۔

''آپ کو..... اپنی بچھڑی ہوئی محبت مل رہی ہے۔ چند دنوں کے لیے ہی سہی تو آپ اُس محبت کا ہاتھ تھام لیں..... باقی زندگی اُس محبت کے سہارے گزاری جاسکتی ہے نا..... شہزاد۔'' اُس کی آنکھوں میں پھر گھٹا اُتری۔ شہزاد تڑپ رہا تھا۔ وہ جو اُس سمجھانا چاہ رہا تھا۔ وہ سننے کو تیار نہیں تھی۔ اور جو کچھ وہ اُسے بتانا چاہتا تھا اُس کو بیاں کرنے کے لیے اُس کے پاس الفاظ نہیں تھے۔ اِس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی کنپٹیوں کو دبایا۔ سر کو ہلکے سے جھٹکا دیا۔ اور پھر سر اُٹھا کر کشف کو دیکھا۔ وہ جو اِس کو سنتی نہیں، پڑھتی تھی۔ آج منہ موڑے کھڑی تھی۔ وہ جو رابیل اور اس کے رشتے کو لے کر بہت بڑے حوصلے کا مظاہرہ کرتی تھی۔ آج اِس کی ایک بات بھی سننے کو تیار نہیں۔ عورت کو سمجھنا کتنا مشکل ہے۔ کوئی اِس سے پوچھ کر دیکھے۔ اگر کوئی عورت اپنے حق کے لیے ڈٹ جائے تو کوئی طاقت اُسے ہلا نہیں سکتی۔ بظاہر موم سی گڑیا..... اندر سے کیسی چٹان بن جاتی ہے یہ تو وقت ہی دکھلاتا ہے۔

''میں..... صرف..... تم سے بے وفائی کے چند دن مانگ رہا ہوں کشف.....'' وہ جب بولا تھا تو کشف کو لگا کسی نے کند چھری سے اِس پر وار کیا ہے۔ وہ بے یقینی سے اُس کی طرف دیکھی۔ کچھ پل وہ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

''چند دن کیوں.....؟'' آپ پوری زندگی لے سکتے ہیں بے وفائی کے لیے..... آغاز تو آپ کر ہی چکے ہیں۔ اِن فیکٹ میرے تو کبھی آپ تھے ہی نہیں۔'' وہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

''تم سمجھ نہیں رہی کشف..... یار۔'' وہ موت کی طرف بڑھ رہی ہے۔

''آذر۔''

''آذر..... آپ کی محبت کا وہ گناہ..... جسے آپ ثواب میں بدلنا چاہتے ہیں۔'' اب بجلیاں گرانے کی باری کشف کی تھی۔ شہزاد نے چکرا کر اِس کی طرف دیکھا۔ اپنے دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے کشف نے اُس کا چہرہ ٹٹولا۔

''مجھے اندھیرے میں رکھ کر ایک گناہ کو ثواب میں بدلنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کو لگتا ہے کہ رابیل سے نکاح کر کے..... ایک ناجائز وجود، جائز ہو جائے گا۔ حرام..... حلال میں بدل جائے گا۔'' شہزاد کا دماغ بھک سے اڑ چکا تھا۔

''جب تک میں آپ کی زندگی میں نہیں تھی۔ آپ نے کیا گناہ کیے..... اور کیا ثواب کمائے۔ اِس سے مجھے کوئی سروکار نہیں، آپ نے مجھے حقیقت نہیں بتائی۔ حالانکہ میں جانتی ہوں..... کہ اُس رات جب آپ غائب ہوئے تھے۔ وہی قیامت کی رات تھی جب رابیل نے آپ کو بتایا تھا کہ آذر کسی وہاب نامی نام نہاد شوہر کی اولاد نہیں..... بلکہ.....'' جب کوئی آپ کو پتھر مارے تو کیسا لگتا ہے۔ اُسے لگ رہا تھا کہ آج وہ کشف کے ہاتھوں سنگسار ہو رہا ہے۔ وہ لب ہلانے کے قابل بھی نہ رہا تھا۔ اور یہ بات میں اُس دن سے

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جانتی ہوں۔ جب رابیل کو یہاں آئے صرف چند دن گزرے تھے۔ بدقسمتی سے میں نے اُس کی اور خالہ کی باتیں نادانستہ طور پر سن لیں تھیں۔ وہ اِسے بتا رہی تھی اور شہزاد کو اپنا آپ بہت چھوٹا محسوس ہو رہا تھا۔

یہ عورت..... کس دل کی ہے۔ اِس نے کشف کی طرف دیکھا جس کا چہرہ مرجھایا ہوا۔ اور آنکھیں پانیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ میز پر رکھا اُس کا موبائل بیپ ہو رہا تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ اِس پر بلنک ہوتا نام دیکھا تھا۔ اور پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر دونوں نے نگاہیں چرالیں۔ بیل مسلسل ہو رہی تھی۔

''میں..... آپ کے بیچ میں نہیں آؤں گی شہزاد، آپ فون اٹھا سکتے ہیں۔'' کشف کہہ کر اٹھی اور اپنے کپڑوں کا بیگ بیڈ سے نیچے رکھا۔ فون بند ہو چکا تھا۔ اور وہ وہیں سر جھکائے بیٹھا تھا۔

''میں چاہتی ہوں کہ..... ہمارے اس فیصلے کا اثر..... علی اور ایمان پر نہ پڑے، آپ پلیز..... اُن سے رابطے میں رہیے گا۔'' کشف نے آنسو ضبط کیے۔

''میں بابا سے مل لوں..... ڈاکٹر بس آنے ہی والا ہوگا۔'' وہ اُس کے پاس سے گزر گئی۔

''صبح کے چار بج چکے تھے اُن دونوں کے درمیان ساری رات اِس ایک ایشو کو لے کر گزر گئی تھی۔ کشف اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی تو شہزاد نے بھی رابیل کو اپنانے کے حوالے سے کوئی بات نہیں رکھی تھی۔ وہ کشف کو روکنا چاہتا تھا اور کشف ٹھہرنے پر راضی نہیں تھی۔

رابیل کا فون پھر آنے لگا تھا۔ پر اُس کی ہمت نہیں پڑی کہ وہ فون اٹھائے۔ یہ وقت کچھ مناسب نہیں تھا۔ کوئی خاص بات ہو سکتی تھی مگر اِس وقت وہ خود ٹوٹنے اور ٹوٹ کر بکھر جانے کے عمل سے شدت سے گزر رہا تھا۔ کشف کا چھوٹتا ہوا ہاتھ اِس کی روح کو خالی کر رہا تھا۔

''بابا.....'' اس نے کمرے میں جھانکا وہ نماز کے لیے اٹھے ہوئے تھے۔ کشف کو دیکھ کر تشویش سی ہوئی، دل تو پہلے ہی ساری رات لرزتا رہا تھا۔ وہ اندر آ گئی۔

''بابا..... میں..... میں جا رہی ہوں۔'' خود کو سمیٹنا کتنا مشکل تھا اور ٹوٹے وجود و جذبات کے ساتھ ایک یہ جملہ بولنا..... کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔ بابا کا دل کسی نے جکڑ لیا ہو جیسے۔ کشف کو روکنے کا حق اس لیے نہیں تھا کہ اُن کا بیٹا زیادتی کر رہا تھا۔

''بابا..... مجھے معاف کر دینا..... لیکن اِس سے زیادہ آزمائش سے گزرنے کی طاقت نہیں تھی مجھ میں۔'' ایک تھکا ہوا آنسو گال پر لڑھکا۔ وہ بابا کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

''میں آپ کو کبھی دکھ دینا نہیں چاہتی تھی بابا..... مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنے اس فیصلے سے آپ کا دل دُکھایا۔ مگر بابا..... یقین جانیے اور اِس کا کوئی حل نہیں تھا۔'' آنسو زار و قطار بہنے لگے۔ اِس نے بابا کے دونوں ہاتھوں کو تھاما..... وہ یخ ہو رہے تھے۔ اور خود بابا جان جیسے سکتے کے عالم میں بیٹھے تھے۔

''بابا..... پلیز..... کچھ..... بولیے.....'' اُس نے بابا کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔

''بیٹی..... تم مجھے معاف کر دینا..... میں تمہارا گھر نہیں بچا سکا۔'' وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔ انہوں نے اِس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا۔

''میں تمہیں اپنی بیٹی بنا کر لایا تھا۔ پر آج

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تمہیں..... یوں اِس گھر سے جاتا دیکھنا، بہت تکلیف دہ ہے۔ اے کاش..... اس لمحے سے پہلے مجھے کچھ ہو جاتا۔'' وہ کرب سے بولے۔

''اللہ نہ کرے بابا.....'' کشف تڑپ اٹھی۔

''آپا.....'' ذاکر دروازے پر آ کر کھڑا تھا۔ کشف نے پلٹ کر دیکھا۔ اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''بہت دُور کا سفر ہے بابا..... مجھے جانا ہے۔ اپنا خیال رکھیے گا۔'' اس نے بابا کے شانے کو چھوا اور پھر جھک کر پیار لینے لگی۔ بابا کے آنسو گالوں تک آ گئے اور اُن کی داڑھی بھگو رہے تھے۔ انہوں نے اُٹھ کر کشف کو گلے لگایا۔ علی اور ایمان بھی نیند سے جاگے دروازے تک آ گئے۔ بابا نے بچوں کی طرف بانہیں پھیلائیں وہ پیار لینے آ گئے۔ تو دیوانہ وار انہیں بھینچ کر چومنے لگے۔ دروازے کی اوٹ سے شہزاد کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔ اِس سے کچھ فاصلے پر ذاکر سامان کا بیگ لیے کھڑا تھا۔ اُن دونوں کے درمیان کوئی بات چیت سلام سے زیادہ نہیں ہوئی تھی۔ شہزاد نے کشف کو اپنے آنسو پونچھتے ہوئے دیکھا۔

''خدا حافظ۔'' وہ کہہ کر پلٹی

''رُک جاؤ کشف!'' شہزاد نے کمرے میں قدم رکھا۔ اُس کا چہرہ بالکل سپاٹ اور آنکھوں میں سرخی تھی۔ کمرے میں موجود سب نے اُسے شاکڈ ہو کر دیکھا تھا۔

☆.....☆.....☆

ذاکر کو سامان واپس رکھنے کا کہہ کر اِس نے علی اور ایمان کو واپس کمرے میں جانے کو کہا۔ کشف بالکل خاموش تھی۔ اور بابا کا پورا وجود کسی سکون کے حصار میں تھا۔ انہوں نے کشف کو اشارہ کر کے بالکل چپ رہنے کو کہا۔

''میں..... رابی سے نکاح..... نہیں کروں گا۔ تم..... یہ گھر چھوڑ کر مت جاؤ.....'' بس اتنا اِس نے کہا تھا۔ اور پھر وہاں سے چلا گیا کشف نے بابا کی طرف دیکھا۔ وہ شہزاد کے اچانک بدل جانے والے فیصلے کو سمجھ نہیں پائی تھی۔ لیکن پھر بھی بابا کے آنکھوں سے کیے گئے اشارے نے اِس کو روک لیا تھا۔

وہ کمرے میں آئی۔ تو شہزاد کھڑکی کھولے سگریٹ پی رہا تھا۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ وہ بہت زیادہ فرسٹریشن میں سگریٹ پیتا تھا۔ لیکن کمرے میں پینے سے پھر بھی احتیاط ہی برتتا تھا۔ اکثر کشف کی لڑائی کے ڈر سے، اور اسی ڈر نے اسے سگریٹ سے دور ہی رکھا تھا۔ وہ اندر داخل ہوئی تو شہزاد نے ہلکے سے گردن موڑ کر اُسے دیکھا۔ اور پھر باہر رات کا خمار ٹوٹتے باہر سے آنے والی تازہ ہوا..... اور تسبیح کرتے پرندوں کی چہچہاہٹ سنی آسمان پر مدھم ہوتے ستارے..... اِن کے ساتھ جیسے اُس کے ستارے بھی جڑ گئے تھے۔

اس نے سگریٹ مسل کر باہر پھینک دیا۔ کشف اندر آ کر بیڈ پر ٹک گئی تھی۔ کتنا دکھ دیتا ہے کبھی کبھار اپنی ہی دنیا میں..... اپنوں کے ساتھ اجنبی بن جانا، اِس کے ذرا سے فیصلے جو کہ شاید غلط ہی تھے۔ سب کو اپنی اپنی جگہ پر بہت دکھ دیا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے..... جب کشف اُس کی زندگی سے جانے کے لیے نکل رہی تھی تو یہ کمرہ یکدم خالی ویران ہو گیا تھا۔

ہماری زندگی میں ساتھ رہنے والے..... ساتھ بسنے والے..... اور ساتھ جینے والوں کی کیا اہمیت ہوتی ہے اِس کا اندازہ 'ساتھ' رہ کر ہی لگایا جا سکتا ہے۔

وہ چند منٹ تھے جس نے اُس کی زندگی کا

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

تعین کر دیا تھا۔ وہ چند منٹ تھے جس نے اِسے صحیح اور غلط کی پہچان دی تھی۔ اور وہ چند منٹ ہی تھے۔ جو اِسے محبت اور احساسِ محبت کا فرق سمجھا گئے تھے۔ محبت اور احساس جرم کا سبق پڑھا گئے تھے۔ یہ جذبات اور بے لگام وقتی جذبات..... انسان کو انسان نہیں سمجھتے اپنے اختیار میں کر کے بے بس کر دیتے ہیں۔

یہ فیصلہ بے اختیاری سہی..... مگر وہ اِس وقت دکھ کی انتہاؤں پر تھا۔

☆.....☆.....☆

اُن کے بیچ دوبارہ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ وہ صبح آفس نہیں گیا تھا بلکہ بند کمرے میں سوتا رہا۔ پتہ نہیں سوتا رہا یا سوتے رہنے کی ایکٹنگ کرتا رہا جو بھی تھا اُسے فرار چاہیے تھی۔

شام کی چائے بابا کو دے کر وہ بچوں کو ہم ورک کرانے بیٹھ گئی۔ اُس کی نظر کئی بار اپنے کمرے کے بند دروازے کی طرف اٹھی لیکن مایوس لوٹ آئی۔ صبح سے کئی بار خیال آیا کہ کہیں یہاں رُک کر اس نے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں لے لیا۔ کہیں شہزاد پچھتا تو نہیں رہا۔ عجیب ستم زدہ سے لمحات تھے کوئی بہت اپنا جو بہت اجنبی محسوس ہونے لگے۔

کچھ دیر پہلے جب بابا نے اِس سے شہزاد کے کھانے کا پوچھا تو نفی میں سر ہلاتے ہوئے آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔ یہ امتحان بہت مشکل تھا۔ بچوں کو بھی وہ غائب دماغی سے ہی پڑھا رہی تھی۔ باہر دروازے پر بیل ہوئی اور پھر چند منٹ بعد..... رابیل اندر داخل ہوئی۔ کشف کا دل پہلی بار اُسے دیکھ کر بہت تیز دھڑکا تھا۔ وہ سیاہ شیفون کی لانگ شرٹ ٹراؤزر کے ساتھ، سر پر حجاب لیے ہوئے تھی۔ آج وہ ہلکے سے میک اپ کے ساتھ نہیں تھی۔ کشف نے بغور اُسے دیکھا اور پھر بچوں کو کمرے میں جانے کا کہا۔ رابیل اُس کے قریب آ کر رک گئی۔

''کیسی ہو.....!'' رابیل نے کشف سے پوچھا۔ اور کشف کو اُس کا حال پوچھنا بہت کھلا۔ ایک گہری نظر اِس پر ڈالتے ہوئے احساس ہوا کہ رابیل کے چہرے پر نقاہت کے ساتھ ساتھ سیاہ حلقے بھی واضح ہو رہے تھے۔

''آؤ..... بیٹھو..... میں بابا کو بلاتی ہوں۔''

''نہیں..... مجھے..... تم سے بات کرنی ہے۔'' رابیل نے اُسے روک دیا۔ تو کشف وہیں پر رک گئی۔

''شہزاد کہاں ہے؟'' رابیل کے ایک اور سوال نے اسے تپا دیا۔ پھر بھی وہ ضبط سے کھڑی رہی۔

''اپنے کمرے میں ہیں۔''

''میں..... کل سے فون کر رہی ہوں..... پر اب تو آف جا رہا تھا۔ اور تم نے بھی کال پک نہیں کی۔'' رابیل نے کہا۔ کشف کچھ نہیں بولی۔

''چائے پیو گی؟''

''نہیں.....'' رابیل نے منع کر دیا۔

''تم بیٹھ جاؤ..... مجھے تم سے بات کرنی ہے۔'' رابیل کے کہنے پر وہ اس کے پاس بیٹھ گئی۔ اتنی بے مروت وہ کبھی نہیں تھی۔ مگر جو آگ اُس کی دنیا میں لگی تھی۔ وہ اِس کی ذمہ دار سے نبھا نہیں پا رہی تھی۔ رابیل چند ثانیے اِسے دیکھتی رہی۔

''کشف..... تمہیں پتہ ہے..... بند مٹھی سے سرکتی ہوئی ریت کو سنبھالا نہیں جا سکتا؟'' اِس کے عجیب سوال کا مطلب وہ اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔ کشف نے اک گہرا سانس لیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''رابیل مجھے ایسی مشکل باتیں نہیں کرنی..... تمہیں جو کہنا ہے کھل کر کہو۔'' اس کے جواب پر رابی ہولے سے مسکرائی۔

'' بہت درد ہوتا ہے..... جب کسی کی محبت..... چھن جائے ہے نا۔'' رابی نے کہا مگر کشف صرف اِسے دیکھ کر رہ گئی۔

''میں جانتی ہوں..... شہزاد کا مجھ سے نکاح کرنے کا فیصلہ تم کو بہت تکلیف دے رہا ہے۔ مگر یقین کرو..... میں تمہاری زندگی تمہاری دنیا میں بسنے کے لیے نہیں آئی.....'' رابیل اُن واقعات اس قیامت سے لاعلم تھی۔ جو پچھلی رات گزرے تھے۔

''تم بسنے کے لیے نہیں آئی۔ میری دنیا میں آگ لگانے آئی تھی۔ سو وہ تم لگا چکی۔'' یہ بات صرف کشف سوچ سکی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

''کشف میں نے زندگی کو جیا ہے اور آج اپنے ہاتھوں سے اِسے نکلتے بھی دیکھ رہی ہوں۔ میں جانتی ہوں ہمارا یہ فیصلہ تمہارے لیے تکلیف دہ ہے۔ لیکن تم سب جانتی ہو..... کہ اِس وجہ کیا ہے؟''

'' ان باتوں کا کوئی ..... فائدہ..... کوئی مطلب نہیں ہے رابیل.....؟''

''میں جانتی ہوں..... پر میں شہزاد کو تم سے دور کرنا نہیں چاہتی کشف.....'' کشف کے دل پر کوئی خنجر آ لگا۔ وہ اِسے بے عزت کرنا نہیں چاہتی تھی۔ صرف یہ سوچ کر کے..... کہ زندگی کے جو پل اُس کی سانسوں میں ہیں وہ کسی تکلیف سے نہ گزرے..... اور وہ تو اب بھی خود اِس کی زندگی سے نکل رہی تھی۔ اگر یہ جان جائے کہ شہزاد اس سے نکاح نہیں کرنا والا تو.....''

'' میں نے شہزاد سے نکاح کے لیے ہاں کی..... یہ ہاں' ایک امتحان تھی کشف۔'' رابیل کی آنکھوں میں نمی ابھری۔ کشف کے پاس اِس کی کسی بات کا جواب نہیں تھا۔

'' میں جانتی ہوں ..... محبت کھو جانے کا درد..... بچھڑ جانے کی اذیت، جسے انسان اپنا سب کچھ سونپ دے۔ اپنا سب کچھ مان لے کسی اور کو دے دینے کی جان لیوا آزمائش اُس کر ہر لفظ میں درد تھا۔ کشف کو محسوس ہوا اُسے شکایت سی ہوئی کہ اگر وہ یہ سب جانتی تھی تو یہ درد یہ اذیت، یہ آزمائش اِس کے لیے کیوں تجویز کی.....؟ اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھلتا دیکھا۔ شہزاد باہر نکلا وہ نہا کر فریش ہو کر باہر آیا تھا اور اس وقت سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔ رابیل اور کشف کو ایک ساتھ دیکھ کر وہ شاکڈ ہوا۔ پہلے کشف اور پھر رابیل کی نظر اس پر پڑی کشف اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔

رابیل نے گہری نظروں سے شہزاد کو دیکھا۔ جیسے اُسے آنکھوں میں اُتار رہی ہو۔ وہ بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا۔ کشف وہاں سے جانے والی تھی۔ جب رابیل نے اُسے روکا۔

''کشف..... میں جس درد سے گزری ہوں وہ درد..... تمہیں..... نہیں دوں گی۔'' اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے وہ بمشکل بولی۔ کشف کی آنکھوں میں حیرانگی وا ہوئی۔ جبکہ وہ جانتی تھی کہ یہ نکاح اب نہیں ہونے والا، اِس نے شہزاد کی طرف دیکھا۔ جو اِن کی طرف چلا آیا تھا۔ رابیل کی یہاں موجودگی نے اِسے کھٹکا دیا تھا۔ لیکن ابھی اُس کی بات وہ پوری طرح سن نہیں پایا۔ پھر بھی اُس کا اترا ہوا چہرہ اُسے پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔ رابیل آنکھوں میں آنسو لیے مسکرائی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''شہزاد..... یہ جو کشف ہے نا..... تمہیں بہت چاہتی ہے مجھ سے بھی زیادہ۔'' رابیل اپنی جگہ سے اٹھی۔

''رابی..... تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔''

''نہیں..... میں ٹھیک ہوں۔'' رابیل نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

''محبت کرنے والوں کو دکھ نہیں دیا جاتا..... اِسے دکھ مت دینا۔ اِسے سنبھال کر رکھنا۔'' وہ اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔

کشف اور شہزاد نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''رابی..... میں.....'' کشف نے شہزاد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے کچھ کہنے سے روک دیا۔ وہ جان گئی تھی کہ شہزاد اُسے کیا کہنے جا رہا ہے، کیا بتانے جا رہا ہے۔ رابیل مسکرائی۔

''کشف..... جب رات بھر اِس نے فون نہیں اٹھایا نا..... تو میں جان گئی تھی۔ وہ مشکل میں ہے۔ اِس کی مسکراہٹ کم درد زیادہ تھا۔

''وہ مجھ سے نکاح کا کہہ کر مشکل میں پڑ گیا ہے۔ اور جب اُس نے فون نہیں اٹھایا۔ تم نے بھی تو نہیں اٹھایا تھا..... تب مجھے یاد آیا..... اللہ نے میری قسمت میں 'نکاح' تو لکھا ہی نہیں تھا۔ اِس کی بات پر شہزاد بھی تڑپ اٹھا تھا۔ اور کشف بھی ہل کر رہ گئی۔

''بہت بدقسمت ہوں میں..... اک وہاب تھا۔ جس نے مجھے سہارا دیا..... اپنے نام کا..... اک شہزاد تم ہو..... جس نے کنارا دیا..... آذر کی صورت..... اور اب جب منجدھار میں ڈوب رہی ہوں..... تو سوچتی ہوں اِس کنارے کو کوئی تھام لیتا..... تو اچھا تھا۔ میری طرح بدقسمت نہ رہ جائے۔ وہ صوفے کا سہارا لے کر بیٹھ گئی۔ سر کے پچھلے حصے کا درد بڑھ رہا تھا۔ دونوں نے آگے بڑھ کر اِسے تھام لیا۔

''رابی..... پلیز ایسی باتیں مت کرو۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں..... چلو ہاسپٹل لے چلوں۔'' شہزاد نے اِس کا ہاتھ پکڑا جیسے برف کا ہاتھ ہو۔

''میں ٹھیک ہوں..... بس سکون سے مرنا چاہتی ہوں، شہزاد..... میرے بیٹے کو۔''

''وہ صرف تمہارا نہیں..... میرا بیٹا ہے رابی۔'' شہزاد جذباتی ہو کر بولا، رابی مسکرا دی۔

''مما..... آ رہی ہیں اُسے لے کر..... میں نے بتایا تھا انہیں..... کہ سانس رُکنے والی ہیں..... اک بار اور جدائی سہنے کا حوصلہ نہیں ہے نا..... وہ زخمی سا مسکرائی۔

''ایسی باتیں مت کرو..... رابی..... تم پلیز شہزاد کے ساتھ ہاسپٹل جاؤ..... میں آذر کو سنبھال لوں گی۔ پلیز.....'' کشف نے رابی کے چہرے پر پیار و ہمدردی سے ہاتھ پھیرا۔

''ہاں..... بس یہ وعدہ کرو کشف..... تم..... میرے آذر کو سنبھال لو گی۔'' رابی نے اِس کا ہاتھ تھاما۔

صوفے کی پشت سے سر لگا کر وہ بہت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔

''رابی..... میں ہوں نا۔'' شہزاد نے اِس کا ہاتھ تھاما۔

''ہٹو..... مجھے تم سے کوئی وعدہ نہیں چاہیے۔'' یہ اُس کی شرارت تھی۔ جو اک مسکراہٹ کے ساتھ گلہ بن کر ادا ہوئی۔

''تمہیں کچھ نہیں ہوگا اور آذر میرا بیٹا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں علی اور ایمان کی طرح ہی اسے سنبھالوں گی۔ یہ ظرف کہاں سے آیا..... پتہ نہیں۔ پر جو کہا وہ دل سے کہا۔ اور اتنی سچائی سے کہا کہ ایک بار تو جیسے وقت رُک گیا۔ شہزاد نے کشف کی طرف دیکھا۔ اُسے لگا جیسے اُس کی دھڑکنیں کشف کے دل میں دھڑک رہی ہوں۔ رابیل اُن دونوں سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اطمینان سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

اور اک گہرا سانس لیا۔

''میں کئی سالوں سے سکون کی نیند نہیں ہوئی۔'' رابی نے آنکھیں بند کرلیں۔ بابا جان نماز پڑھ کر گھر لوٹے تو ان تینوں کو بیٹھے دیکھ کر تھوڑا سا حیران ہوئے۔ پھر اِن کی طرف چلے آئے۔ کشف اٹھ کھڑی ہوئی۔

''بابا..... رابی کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔'' شہزاد نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں..... آپ اسے لے جائیں..... ڈاکٹر کے پاس۔'' اِس نے رابیل کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے حواس چھوڑ رہی تھی۔ شہزاد نے آگے بڑھ کر اِسے سہارا دیا۔

☆.....☆.....☆

سب لوگ ہاسپٹل میں جمع تھے۔ خالہ آذر کو وہیں لے آئی تھیں۔ باہر گلاس ڈور سے وہ لوگ رابیل کو مشینوں میں جکڑا دیکھ سکتے تھے۔ مگر اندر جانے کی اجازت کسی کو نہیں تھی۔ خالہ جان زار و قطار رو رہی تھیں۔ خالو جان بھی دلبرداشتہ سے کھڑے تھے۔ بابا جان انہیں سہارا دے رہے تھے۔ کشف گھر میں بچوں کے پاس تھی جبکہ شہزاد کی جان یہاں اٹکی تھی۔

اتنے سالوں میں پہلی بار..... جب اپنے آنسو پینے کے لیے اس نے اپنی آنکھیں موندیں

.....تو اِک شکوہ ایک گلہ اپنی تقدیر سے ضرور ہوا۔

''رابیل..... کبھی اُس کی قسمت میں تھی ہی نہیں..... تو پھر اُس کی زندگی میں کیوں تھی؟ وہ بار بار اُسے بھلا کر زندگی جینے کی کوششیں کرتا رہا..... پر جب وہ سامنے آتی تو خود سے ہار بیٹھا۔ اک بار پھر وہی..... محبت کی پہلی کلی خوشبو سے لیتی سانسوں میں اتری اور کتنے ماہ و سال گزر گئے۔ وہ کبھی اُس ہو ہی نا سکی..... یا پھر قدرت نے اُسے..... یوں ملایا کہ نہ مل پائے نہ بچھڑ پائے..... اور آج جب وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہی ہے۔

تو اِس کے اندر سے کچھ اکھڑ رہا تھا۔ کچھ ٹوٹ رہا تھا جیسے جیسے رابیل کی سانسیں تھم رہی تھیں اِس کے اندر کا گھٹن بڑھ رہا تھا۔ جواب آنکھوں کے کونے گرم پانی سے تر ہونے لگے تھے۔

''شہزاد..... شہزاد..... رابیل تمہیں بلا رہی ہے۔'' خالہ نے اِسے تقریباً جھنجھوڑ دیا اور بدحواس سا ہو کر اِن کے پیچھے چل دیا۔ خالہ اُس کے ساتھ اندر جانے لگی مگر ڈاکٹر نے روک دیا اور صرف شہزاد کو اندر جانے کی اجازت دی۔ وہ آبزرویشن روم میں داخل ہوا تو کمرے کی یخ بستگی نے اِس کا خود منجمد کر دیا۔

یخ بستگی سے زیادہ وہ خوف تھا جس نے اِسے منجمد کر دیا تھا۔ رابیل چند گھنٹوں میں کیا سے کیا ہو گئی صرف آنکھوں کا زاویہ بدل کر اِس نے شہزاد کو دیکھا۔ وہ بے جان قدموں سے اس کی جانب چلا آیا۔

''رابی.....'' وہ اپنے آنسو نہیں روک پایا۔ اب رابی مسکرائی اتنی اُداس مسکراہٹ..... اس کا دل چیر کر رکھ گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''شہزاد..... اِک بار وہ نظم پھر سے سناؤ۔'' وہ بہت آہستگی سے بولی۔ شہزاد نے اِس کا ہاتھ تھاما۔

'' پلیز رابی..... مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔ میں پھر سے جی نہیں سکوں گا۔'' وہ رو پڑا تھا۔

چلو..... پھر سے.....

چلو پھر سے..... عہد وفا کرتے ہیں
کبھی ایک دوجے سے جدا ہم نہ ہوں
خدا سے سجدوں میں دعا کرتے ہیں
ہمیں جب چاہو آزمالو، لوگو
خفاؤں کے بدلے وفا کرتے ہیں
ملادے ہمیں دو جہاں میں مالک
چلو، فرح..... اُن سے دعا کرتے ہیں

وہ چپ رہا..... ماضی بولتا رہا..... کوئی حسین یاد..... جب ایسے ہی ہاتھوں میں ہاتھ لیے وہ ایک دوسرے پر محبتوں کے پھول نچھاور کررہے ہوں گے..... تو اک لمحہ گزرا ہوگا..... کسی وعدے کا کسی وفا کا..... کسی دعا کا.....

پر آج تو بس ایک جھلک تھی کچھ لوگ کبھی نا ملنے کے لیے ملتے ہیں۔ اور پھر..... یونہی ملے بنا بچھڑ جاتے ہیں۔ پر اِس نا ملنے اور بچھڑنے کی جو کہانی ہے نا.....

وہ تحریر میں نہیں آئی..... وہ احساس کی کہانی، وہ جذبات کی کہانی.....

وہ خواب کی کہانی..... اور بس 'دعا' کی کہانی..... دعا مقبول ہونا ہو.....

اِس 'آس' کے ساتھ آخری سانسیں بھی خالق حقیقی کے سپرد کرنی پڑیں تو کردی جاتی ہیں۔ اک انسان نہیں.....

اک ہاتھ میں ہاتھ بہت ہے..... یہ شام سے اُداس لوگ..... اُس نے رابیل کے ہونٹوں کو ہلتے محسوس کیا۔

'' لا الہ.....'' وہ کلمہ پڑھ رہی تھی۔ اُس کی آواز بالکل دھیمی پڑ گئی۔ شہزاد اُس کا ہاتھ تھامے زاروقطار رو رہا تھا۔ اِس نے ڈاکٹرز کو آواز نہیں دی کیونکہ وہ جانتا تھا اب رابیل یہاں رُکنے والی نہیں..... اِس کی رابیل..... اِس کے پاس اپنا لمس چھوڑ گئی ہے۔''

☆.....☆.....☆

کچھ لوگوں کو محبت راس نہیں آتی..... وہ محبت کرتے ہیں اور بس کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ محبت میں جیتے ہیں بس محبت اُن کی نہیں ہوتی..... یہ اُداس کردینے والی محبت جو فنا کرتی ہے۔

شہزاد..... رابیل کا ہاتھ تھامے رو رہا تھا۔ ڈاکٹرز نے باہر اطلاع کردی تھی۔ سب لوگ اندر آگئے تھے۔ کوئی گھٹ کر رو رہا تھا، کوئی بے اختیار.....

رابیل کی اُداس محبت اِس کمرے کو سوگوار کرگئی تھی۔ کشف نے شہزاد کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ اور نم آنکھوں سے اُسے دیکھا۔ اِس نے رابیل کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا اُسے لگا..... رابیل کی اُداس محبت..... شہزاد کو آنکھوں میں ہمیشہ کے لیے ٹھہر گئی ہے۔ محبت کا یہ روپ..... اِن شام سے اُداس لوگوں کو راس تھا۔

یہ شام سے اُداس لوگ
پوچھ اِن سے
محبت کا رنگ کیسا ہے؟
محبت آس ہے..... یا صرف پیاس ہے
پوچھو نا اِن سے
جنہیں صرف شام راس ہے
جن کی محبت اُداس ہے

☆☆.....☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY